اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الۡمُرۡسَلِیۡنَ اَمَّا بَعۡدُ فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ ط بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

”پاکیزہ زندگی“

((باطنی اخلاق، باطنی بیماریاں اور ظاہری گناہ))

(part 01c)

www.farzuloom.net

28 ”تنہائی“(loneliness)

اللہ پاک قرآنِ پاک میں ارشاد فرماتا ہے:

(ترجمہ Translation:) ”اور اپنے ربّ کا نام یاد کرو اور سب سے ٹوٹ کر اُسی کے بنے رہو“ ۔(پ۲۹، المزمل:۸) (ترجمہ کنز العرفان) علماء فرماتے ہیں: یعنی عبادت میں دل اللہ پاک کے علاوہ کسی اور طرف مصروف (busy) نہ ہو۔(خزائن العرفان، پ۲۹، المزمل، تحت الآیۃ:۸ مُخلصاً)

حدیث شریف:

حضرت عقبہ بن عامر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے عرض کی: نجات (بخشش اور معافی) کا ذریعہ (source) کیا ہے؟ فرمایا: اپنی زبان کو قابو میں رکھو اور تم کو تمہارا گھر کافی رہے اور اپنی خطاؤں (یعنی غلطیوں) پر روؤ۔(ترمذی، کتاب الزھد، ۴ / ۱۸۲، حدیث:۲۴۱۴) علماء فرماتے ہیں: یعنی بلا ضرورت گھر سے باہر نہ جاؤ، لوگوں کے پاس بلاوجہ نہ جاؤ، گھر سے نہ گھبراؤ (یعنی پریشان نہ ہو)، اپنے گھر میں اکیلے (alone) رہنے کو اچھا جانو کہ اس میں بہت ساری آفتوں (یعنی مشکلوں) سے حفاظت ہے۔(مرآۃ المناجیح، ۶/ ۴۶۴ ملخصاً)

گوشہ نشینی کسے کہتے ہیں؟:

بندے کا اللہ پاک کی رضا حاصل کرنے، عبادت کرنے اور گناہوں سے بچنے کے لیے اپنے گھر یا کسی جگہ پر لوگوں سے الگ ہو کر نفل عبادت کرنا **”خلوت، گوشہ نشینی اور تنہائی (loneliness)“** کہلاتا ہے۔

(نجات دلانے والے اعمال ص ۱۳۸ ماخوذاً)

کیا ہر کوئی گوشہ نشینی کر سکتا ہے؟:

عبادت کے لیے تنہائی بہت اچھی چیز ہے مگر تنہائی سے پہلے ان باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے:

(1) اللہ پاک اور بندوں کے حقوق جو اس پر لازم ہیں (یعنی فرائض و واجبات اور سُنَنِ موکدہ) وغیرہ کی ادائیگی میں کوئی کوتاہی نہ ہو۔ یعنی مسجد قریب ہے اور جماعت چھوڑنے کی کوئی شرعی وجہ بھی نہیں تو نماز جماعت کے

www.farzuloom.net

ساتھ پڑھنی ہوگی، اسی طرح بیوی بچے ہیں تو ان کے کھانے، پینے، رہنے، لباس، دینی تربیت وغیرہ کا انتظام (management) کرنا ہوگا۔

(2) یہ بھی نہیں ہو سکتا کہ عبادت کرنے کے لیے نکاح ہی نہ کرے، نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اسلام میں نکاح نہ کرنا اور دنیا کو چھوڑ کر عبادت کرنا منع ہے۔(مصنف عبد الرزاق، کتاب الایمان والنذور، ۸/۳۸۹، الحدیث: ۱۶۱۴۰) علماء فرماتے ہیں: بعض صورتوں میں نکاح کرنا منع بلکہ ناجائز ہے، البتہ مردوں کی ایک تعداد (number of men) پر نکاح کرنا سنّتِ مؤکّدہ اور نہ کرنے پر اڑے رہنا (یعنی نکاح نہ کرنے کی ضد کرنا) گناہ ہے۔ ان سب کی تفصیل بہارِ شریعت سے پڑھ لیجیے۔

(3) ایسا شخص جو فرض علوم نہیں جانتا، اگر علم حاصل نہ کرے گا تو شیطان کے وسوسوں میں آکر گمراہی میں پڑ جائے گا اور دین سے دور ہو جائے گا تو اُسے پہلے علم حاصل کرنا ضروری ہے۔ پانچ (5) طرح کے علوم حاصل کرنا ہر عاقل (جو پاگل وغیرہ نہ ہو) بالغ (grownup)[1] مسلمان پر فرض ہے:

(۱) اسلامی عقائد (یعنی ان عقیدوں کو جاننا کہ جن کے ذریعے آدمی سچا پکا مسلمان بنے اور ان کا انکار کرنے سے بندہ اسلام سے نکل جائے یا گمراہ (بد مذہب) ہو جائے)۔

(۲) ضرورت کے مسئلے یعنی عبادات (مثلاً نماز، روزہ، حج وزکوۃ وغیرہ) ومعاملات (مثلاً نوکری اور کاروبار وغیرہ جس کام سے اس شخص کا تعلق (relations) ہے) کے ضروری مسائل۔

(۳) حلال وحرام (مثلاً کھانا کھانے، لباس پہننے، ناخن وبال کاٹنے، نام رکھنے، عارضی (temporary) استعمال کے لیے چیزیں لینے، قرض وامانت وتحفہ لینے دینے، قسم کھانے، وغیرہ) کے مسائل (ظاہری گناہ کی ضروری معلومات بھی اس میں شامل ہیں)۔

---

(1) بالغ اور بالغہ کی تفصیل جاننے کے لیے "دین کے مسائل" topic number: 49,50 دیکھیں۔

www.farzuloom.net

(۴) ہلاک کرنے والے اعمال (مثلاً: جھوٹ، حسد، تکبُّر وغیرہ) کی ضروری معلومات اور ان سے بچنے کے طریقے۔

(۵) نجات دلانے والے اعمال (مثلاً: اخلاص، صبر، شکر وغیرہ) کی ضروری معلومات اور انہیں حاصل کرنے کے طریقے۔

نوٹ: اس کے لیے دعوت اسلامی کی فرض علوم ویب سائٹ www.farzuloom.net وزٹ کیجیے۔

(4) اسی طرح اگر قرآنِ پاک صحیح طرح نہیں پڑھ سکتا۔ تو تجوید (یعنی قرآن پاک درست طریقے سے پڑھنا) سیکھے تا کہ نماز، تلاوت اور ذکر وغیرہ میں غلطیاں نہ ہوں۔ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کچھ اس طرح فرماتے ہیں: اتنی تجوید کا آنا کہ جس سے حُرُوف کو دُرُست مخارِج سے ادا کر سکے (یعنی قرآن صحیح پڑھ سکے) اور غَلَط پڑھنے سے بچ سکے، فرضِ عَین اور لازم ہے۔ (فتاوی رضویہ، ۶/ ۳۴۳) کسی سے اگر کوئی قرآنی حرف غلط ادا ہوتا ہے تو اسے سیکھنے اور صحیح طرح ادا کرنے کی کوشش کرنا واجب ہے بلکہ کئی علماء کرام نے صحیح طرح پڑھنے کی کوشش کی کوئی حدّ (limit) نہیں رکھی اور حکم دیا کہ زندگی بھر، دن رات کوشش کرتا رہے اور اِس کوشش کو اس وقت تک جاری رکھے جب تک قرآنِ پاک درست پڑھنا سیکھ نہ جائے۔ (فتاوی رضویہ، ۶/ ۲۶۲)

نوٹ: اس سے وہ لوگ بھی درس (lesson) حاصل کریں کہ جو طرح طرح کے نفل کام کرتے رہتے ہیں مگر فرض ولازم کام چھوڑ دیتے ہیں۔ حضورِ غوث اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنی کتاب فتوح الغیب شریف میں فرض چھوڑ کر نفل عبادات کرنے والوں کو بہترین مثال سے سمجھایا ہے۔ فرماتے ہیں: اس کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص کو بادشاہ اپنی خدمت (service) کے لیے بلائے۔ یہ وہاں تو حاضر نہ ہُوا اور بادشاہ کے غلام کی خدمت میں مصروف (busy) ہو گیا۔ (فتاوی رضویہ، ۱۰/ ۱۷۹۔ ۱۸۰، ماخوذا) **نوٹ:** پہلے ایک انسان دوسرے کا مالک بن جاتا تھا، مالک کو جو ملا وہ غلام ہوا، آج کل غلام نہیں ہوتے۔

(5) اگر قضاء نمازیں ہوں تو، ان کا جلد سے جلد (as soon as possible) پڑھنا ضروری ہے۔ (دُرِّ مُختار ج ۲ ص

۶۴۶،ملخصاً)

(6)اگر کسی شخص کو اچھے دوست نہیں ملتے اور اگر وہ تنہائی(loneliness) میں نہیں کرے گا تو بُرے دوستوں کی وجہ سے گناہ کرے گا تو ایسے شخص پر لازم ہے کہ حقوق اللہ و حقوق العباد (یعنی اللہ پاک اور بندوں کے حقوق) کو پورا کرنے کے بعد لوگوں سے الگ ہو جائے۔(مرآۃ المناجیح،ج۵،ص۱۳۷ماخوذاً)

(7)ہر مسلمان کو چاہیے کہ اللہ پاک کی رضا حاصل کرنے کے لیے اور عبادت کی عادت بنانے کے لیے کچھ نہ کچھ وقت اکیلے میں عبادت کرے۔ بزرگانِ دین رَحمَۃُاللہِ عَلَیۡہِم کے نزدیک لوگوں میں ظاہری طور پر رہتے ہوئے باطنی طور پر ان سے الگ رہنا یعنی اپنی توجہ(attention) اللہ پاک کی طرف رکھنا بھی تنہائی(loneliness) ہے۔

(8)ایسا عالم دین جس سے لوگ علم دِین حاصل کرتے ہوں اور اگر یہ تنہائی(loneliness) میں رہے تو لوگ شرعی مسائل سے محروم ہو کر گمراہی میں جا پڑیں گے، ایسے عالم کے لیے سب سے الگ ہو کر رہنا منع ہے۔ (نجات ص۱۳۸تا۱۴۳ماخوذاً)

گوشہ نشینی کرنے کا فائدہ:

گوشہ نشینی کی وجہ سے آنکھ اور کان وغیرہ کی گناہوں سے حفاظت ہوتی ہے اور بندہ دل لگا کر عبادت کرتا ہے۔(احیاء العلوم ج۳،ص۲۳۳ماخوذاً)

گوشہ نشینی نہ اپنانے کے کچھ نقصانات:

لوگوں سے میل جول(interactions) کی وجہ سے انسان سے کئی گناہ ہو جاتے ہیں۔ مثلاً وہ(۱)غیبت(۲) چغلی(۳)ریاکاری اور(۴)لازم ہونے کے باوجود نیکی کا حکم دینے اور برائی سے منع کرنے میں خاموش رہنے جیسے گناہوں میں پڑ جاتا ہے۔(احیاء العلوم ج۲،ص۸۲۵،۸۲۴) اور اگر تنہائی(loneliness) شرعی حکم کے مطابق ہو گی یعنی لوگوں سے صرف اُتنا ملے گا کہ جتنا دین کے لیے فائدہ ہو تو یہی کامیابی ہے۔

گوشہ نشینی سے دور کرنے والی کچھ چیزیں:

www.farzuloom.net

(1)اللہ پاک سے محبّت کی کمی کیونکہ فرض کے ساتھ ساتھ نفل عبادت، اللہ پاک سے محبّت کی علامت (پہچان۔symbol)ہے (2)علمِ آخرت کی کمی (3)نیکیوں پر ملنے والے ثواب کی طرف توجّہ (attention) میں کمی (4)لوگوں سے بے جا میل جول (unnecessary interaction) پر ہونے والی دینی اور دنیاوی نقصانات کا علم نہ ہونا۔ وغیرہ

گوشہ نشینی اپنانے کا ایک طریقہ:

اللہ پاک سے محبّت میں اضافہ کرے کیونکہ عبادات کا حاصل یہ ہے کہ انسان کو اس حال میں موت آئے کہ وہ اللہ پاک سے محبّت کرتا ہو اور یہ اسی وقت ہو گا کہ جب وہ ہمیشہ ذکر کی طرف توجّہ رکھتا ہو۔ اور اللہ پاک کی رضا حاصل کرنے والے کاموں میں مصروف (busy) رہتا ہو، اس کے لیے اپنے دل کو دنیا کی سوچوں سے الگ رکھنا ضروری ہے، جبکہ میل جول کے ساتھ دنیا کی سوچوں کی کمی نہیں ملتی۔ (فیضان احیاء العلوم ۱۷۸ ماخوذاً) **یاد رہے!** اکیلے میں (alone) بھی فلمیں ڈرامے، موبائل وغیرہ سے بچتے ہوئے عبادت والے کام کرنے ہونگے۔

نوٹ: گوشہ نشینی کی تفصیل جاننے کے لئے **"احیاء العلوم جلد ۳"** کو پڑھ لیجیے۔ (2)

---

29 "غیبت"

اللہ پاک قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے:

(ترجمہ Translation:) "اور ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو، کیا تم میں کوئی پسند کرے گا کہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے تو یہ تمہیں ناپسند ہو گا"۔ (ترجمہ کنزالعرفان)(پ۲۶، الحجرات:۱۲) عُلَما فرماتے ہیں: جس طرح کسی کا گوشت کاٹنے سے اُسے تکلیف پہنچتی ہے اِسی طرح اس کے بارے میں بُری بات کہنے سے بھی اُس

---

(2) **جواب دیجئے:**

س۱) تنہائی میں نفل عبادت کے لیے مصروف (busy) رہنے میں کن کن باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے؟

س۲) تنہائی میں عبادت کے فوائد بتائیں؟

کے دل کو تکلیف پہنچتی ہے۔(صراط الجنان،۹/۴۳۹ملخصًا)

قرآن وحدیث اور بزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللہُ عَلَیۡہِم کے فرمان سے ملنے والے غیبت کے نقصانات:

{}غیبت ایمان کو کاٹ کرر کھ دیتی ہے{}غیبت بُرے خاتمے کا سبب(reason)ہے{}جو غیبت کرتا رہتا ہے، اُس کی دعا قبول نہیں ہوتی{}غیبت سے نَماز روزے کی نورانیَّت اور برکتیں چلی جاتی ہے{}غیبت نیکیاں جلا دیتی ہے{}غیبت کرنے والا توبہ کر بھی لے تب بھی سب سے آخِر میں جنَّت میں داخل ہو گا{}غیبت گناہِ کبیرہ، حرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے{}مسلمان کی غیبت کرنے والا سُود سے بھی بڑا گناہ کرنے والا ہے {}غیبت کو اگر سمندر(sea)میں ڈال دیا جائے تو سارا سمندر بدبُو دار ہو جائے{}غیبت کرنا مُردہ بھائی کا گوشت کھانے کی طرح ہے{}غیبت کرنے والے کو جہنَّم میں مُردہ کھلا یا جائے گا{}غیبت کرنے والے کو عذابِ قبر ہو گا{}غیبت کرنے والا قیامت میں کتّے کی شکل میں اٹھے گا{}غیبت کرنے والا جہنَّم کا بندر ہو گا{}غیبت کرنے والے کو دوزخ میں خود اپنا ہی گوشت کھانا پڑے گا{}غیبت کرنے والا سب سے پہلے جہنَّم میں جائے گا{} (معراج کی رات پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم نے دیکھا کہ)غیبت کرنے والا تانبے کے ناخنوں(copper nails) سے اپنے چہرے اور سینے(chest)کو بار بار چھیل رہا تھا{}(یہ بھی دیکھا کہ)غیبت کرنے والے کو اُس کے پہلوؤں(sides)سے گوشت کاٹ کاٹ کر کِھلا یا جارہا تھا{}(جہنّم میں جانے کے بعد)غیبت کرنے والا جہنَّم کے کھولتے ہوئے پانی اور آگ کے درمیان دوڑ رہا ہو گا اور موت مانگ رہا ہو گا اور اس سے جہنَّمی بھی تنگ آ جائیں گے۔(غیبت کی تباہ کاریاں ص۲۶ تا ۲۷)

غیبت کسے کہتے ہیں؟:

کوئی شخص موجود نہ ہو، اُس (کی بُرائی بیان کرنے کے لیے، اُس) کے بارے میں ایسی بات کہنا کہ اگر وہ سُن لے یا اُس کو پتا چل جائے تو اُسے بُرا لگے گا، اسے غیبت کہتے ہیں۔(غیبت کی تباہ کاریاں، ص۴۳۸ملخصًا)غیبت سخت حرام اور بہت بڑا گناہ ہے۔یادرہے!غیبت اُس برائی کو کہتے ہیں کہ جو سامنے والے میں موجود ہو اور اگر وہ برائی اُس میں موجود نہ ہو تو یہ غیبت نہیں، بہتان ہو گا جو کہ غیبت سے بھی بڑا گناہ ہے۔

www.farzuloom.net

غیبت کی کچھ مثالیں:

کسی کی برائی بیان کرنے کے لئے کہنا: {} سوتا بہت ہے {} ہر وقت کھاتا رہتا ہے {} بولتا بہت ہے {} کپڑوں سے بدبو آتی ہے {} دھوکے باز (cheater) ہے {} سود کھانے والا ہے {} کام چور ہے {} میری ترقی (progress) سے جلتا ہے {} نماز نہیں پڑھتا {} غصّے کا بہت تیز ہے {} گھر والوں پر ظلم کرتا ہے {} رات دیر تک گھر سے باہر رہتا ہے {} گھر کا ایک کام نہیں کرتا {} اس کے پیٹ میں کوئی بات نہیں رہتی {} گھٹیا خاندان سے تعلق ہے۔ وغیرہ

یاد رہے! اگر کسی کی اِصلاح کی نیّت سے، صرف اُس شخص کے بڑے کے سامنے اکیلے میں (alone) اُس شخص کی بُرائی کی تو یہ گناہ نہیں، اِس طرح کی اور صورتیں بھی ہو سکتی ہیں۔

اگر کوئی آپ سے مشورہ مانگے تو؟:

جس سے کسی بات کا مشورہ لیا گیا وہ اگر اُس شخص کی بُرائی بتا دے جس کے بارے میں مشورہ (لیا گیا) ہے، یہ غیبت نہیں۔ حدیث میں ہے: جس سے مشورہ لیا جائے وہ امین (امانت دار trustworthy) ہے۔ (مصنَّف عبد الرزاق، ج ۱۰، ص ۳۶۲) لہٰذا اس کی بُرائی ظاہر نہ کرنا خیانت اور دھوکہ (یعنی امانت کے خلاف) ہے، مثلاً ایک شخص اپنے بچے کا نکاح، آپ کے پڑوسی (neighbour) کی بیٹی سے کرنا چاہتا ہے۔ وہ آپ سے پوچھے کہ آپ کے پڑوسی کیسے ہیں؟ اب اگر اُس پڑوسی کی عادتیں اچھی نہیں ہیں تو اُس کی یہ بُرائی بیان کرنا غیبت نہیں بلکہ امانت کا تقاضہ (requirement) ہے کہ یہ باتیں بتا دے۔ (غیبت کی تباہ کاریاں ص ۲۷۴ ماخوذاً)

غیبت کی طرف لے جانے والی کچھ چیزیں:

(1) غصّہ (2) نفرت (3) حسد (4) گہرے دوست کی غلطی میں بھی ساتھ دینے کی عادت (5) زیادہ بولنے یا (6) طنز کرنے یا (7) ہنسی مذاق یا (8) شکایت کرنے یا (9) "بھڑاس" نکالنے کی عادت (10) خاندانی مسائل (11) تکبّر (12) غیبت کے دینی (13) اور دنیوی نقصان معلوم نہ ہونا (14) خوفِ خدا کی کمی۔ وغیرہ

(غیبت کی تباہ کاریاں، ص ۲۴۸-۲۴۹، بالتغیر)

غیبت سے توبہ کرنے کا طریقہ:

www.farzuloom.net

اللہ پاک سے رو رو کر توبہ کیجئے۔ جس جس کی غیبت کی ہے اُس کیلئے دعائے مغفِرت کیجئے۔ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ہے: جس کی غیبت کی ہے، اُس کے کفّارے میں ، اُس کے لیے اِستِغفار (یعنی بخشش کی دعا) کرے، یہ کہے: اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَنَا وَلَه (یعنی الٰہی! ہمیں اور اُسے بخش دے) ۔(الدَّعَواتُ الْکَبِیر لِلْبَیْہَقِی ج۲ص۲۹۴حدیث۵۰۷) اگر نام یاد نہ رہے ہوں تو مشورۃً عرض ہے کہ ہو سکے تو روزانہ یوں کہے: یا اللہ پاک! میں نے آج تک جتنی بھی غیبتیں کی ہیں اُن سے توبہ کرتا ہوں۔ یا اللہ پاک! میری اور آج تک میں نے جن جن مسلمانوں کی غیبت کی ہے اُن سب کی اپنے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے صدقے مغفِرت فرما۔(یاد رہے! توبہ کیلئے یہ بھی شرط (condition) ہے کہ اُس گناہ سے دل میں نفرت ہو اور آئندہ (next time) نہ کرنے کا پکّا ارادہ (intention) ہو۔

جس کی "غیبت" کی اُس کو پتا نہیں چلا تو اُس سے مُعافی مانگنا ضَروری نہیں۔ اللہ پاک سے سچّی توبہ کیجئے اور دل میں پکّا ارادہ کیجئے کہ آئندہ کبھی کسی کی غیبت نہیں کروں گا۔ اگر اُس کو معلوم ہو گیا ہے تو اُس کے پاس جا کر غیبت کے بدلے اُس کی جائز تعریف اور مَحَبَّت کا اظہار کیجئے، تاکہ اُس کا دل خوش ہو اور نرمی کے ساتھ عرض کیجئے کہ میں نے جو آپ کی غیبت کی ہے اُس پر شرمندہ (embarrassing) ہوں مجھے مُعاف فرما دیجئے۔ اب بالفرض وہ مُعاف نہ بھی کرے تب بھی اِن شاءَ اللہ آخِرت میں اس بارے میں سوال جواب نہ ہو گا۔ ہاں اگر بِغیرِ اِخلاص (اوپر اوپر سے sorry کہہ کر) مُعافی مانگی اور سامنے والے نے مُعاف کر بھی دیا تب بھی آخرت میں سوال اور پوچھ گچھ کا خوف باقی ہے۔ (ماخوذ از: بہار شریعت حصّہ ۱۶ ص ۱۸۱ مُلخصاً)

جس کی غیبت کی (اُس کو پتا چل گیا اور اب) وہ مر گیا یا غائب ہو گیا اُس سے کس طرح مُعافی مانگے؟ اس کے جواب میں امام غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہ مُعاملہ بہت مشکل ہو گیا! لہٰذا اب چاہیے کہ خوب نیکیاں کرے تاکہ قِیامت میں اگر اِس کی نیکیاں غیبت کے بدلے دے دی جائیں جب بھی اس کے پاس نیکیاں باقی رہ جائیں۔ (غیبت کی تباہ کاریاں ص ۲۹۰ تا ۲۹۴) لھذا چاہیے کہ غیبت کرنا ہی چھوڑ دے۔

www.farzuloom.net

غیبت سے بچنے کے کچھ طریقے:

{} اللہ پاک سے دعا کیجئے کہ وہ غیبت کرنے اور سننے سے بچائے {} عاشقانِ رسول کے ساتھ رہیں {} ذاتی دوستیاں ختم کیجئے {} یہ ذِہن بنایئے کہ اگر کوئی میری غیبت کرے تو مجھے بہت تکلیف ہو گی تو اگر میں کسی اور کی غیبت کروں تو اُسے بھی تکلیف ہو گی اور اچھا مسلمان وہ ہے کہ جو چیز اپنے لئے پسند کرے وہی دوسرے کے لئے بھی پسند کرے تو جب میں اپنے لئے پسند کرتا ہوں کہ میری غیبت نہ کی جائے تو مجھے دوسرے کے لئے بھی یہی پسند کرنا چاہئے کہ میری وجہ سے اُسے تکلیف نہ ہو {} غصّہ آنے پر صبر کیجئے {} غیبت کے عذابات سے خود کو ڈرایئے {} اگر کسی کی غیبت کرنے کا دل کرے تو اپنی غلطیوں کی طرف نظر کر کے اپنی اِصلاح کی فکر کرنا شروع کر دیجئے۔ اِنْ شَاءَ اللہ غیبت کی عادت ختم ہو جائے گی۔ (غیبت کی تباہ کاریاں، ص۲۵۷ تا ۲۹۰ ملخصاً) {} ایک بزرگ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہے: جب کسی مجلس میں (یعنی لوگوں میں) بیٹھو اور کہو: **بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَصَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد** تو اللہ پاک تم پر ایک فِرِشتہ مقرّر فرمادے گا جو تم کو غیبت سے روکے رکھے گا۔ اور جب مجلس (محفل، بیٹھک) سے اُٹھو تو کہو: **بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَصَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد** تو فِرِشتہ لوگوں کو تمہاری غیبت کرنے سے روکے رکھے گا۔ (اَلْقَولُ الْبَدِیع ص ۲۷۸)

نوٹ: غیبت کے بارے میں مزید جاننے کے لئے شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنت حضرت علّامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطّار قادِری** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی کتاب "غیبت کی تباہ کاریاں" پڑھیے۔ (3)

---

30 "نماز قضا کرنا"

اللہ پاک قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے:

---

(3) **جواب دیجئے:**

س۱) غیبت کسے کہتے ہیں؟

س۲) غیبت سے بچنے کا طریقہ کیا ہے؟

www.farzuloom.net

(1) (ترجمہTranslation:)”جنہوں نے نمازیں گنوائیں(waste کیں)اور اپنی خواہشوں(wishes) کے پیچھے ہوئے تو عنقریب(soon)وہ دوزخ میں غَی کا جنگل پائیں گے“ ۔(ترجمۂ کنزالعرفان)(پ۱۶،مریم:۵۹)علماء فرماتے ہیں:”غَیّ“ جہنّم میں ایک جگہ ہے جس کی گرمی سے جہنّم کی وادیاں بھی پناہ مانگتی ہیں (خزائن العرفان) جان بوجھ کر نماز **قضا** کرنے والے اس میں جانے کے حقدار(entitled)ہیں۔

(2)(ترجمہTranslation:)”توان نمازیوں کے لئے خرابی ہے۔جو اپنی نماز سے غافل ہیں۔(پ۱۶، الماعون:۵،۴)(ترجمۂ کنزالعرفان)علماء فرماتے ہیں: نماز سے غفلت کی چند صورتیں ہیں، جیسے پابندی سے (یعنی ہمیشہ) نہ پڑھنا، صحیح وقت پر نہ پڑھنا، فرائض وواجبات کو صحیح طریقے سے ادا نہ کرنا، شرعی اجازت کے بغیر جماعت کے ساتھ نہ پڑھنا، نماز کی پروانہ کرنا(یعنی توجّہ(attention)نہ دینا)، تنہائی(loneliness)میں قضا کر دینا اور لوگوں کے سامنے پڑھ لیناوغیرہ۔یہ سب صورتیں آیت میں بتائی گی سزا میں شامل ہیں(یعنی اللہ پاک چاہے گا تو ان لوگوں کو سزادے اور انہیں جہنّم میں ڈال دے)۔(صراط الجنان ۱۰/ ۸۲۷ ملخصاً)

احادیثِ مُبارکہ:

1) آج رات دو(2) اشخاص (یعنی حضرت جِبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام اور حضرت مِیکائیل عَلَیْہِ السَّلَام)میرے پاس آئے اور مجھے اپنے ساتھ (کسی جگہ) لے آئے۔میں نے دیکھا کہ ایک شخص لیٹا ہے اور اس کے سَر کی طرف ایک شخص پتّھر اُٹھائے کھڑا ہے اور پتّھر سے اُس کا سر کُچل رہا ہے(یعنی سر پر بار بار پتھر مار رہا ہے)، ہر بار کُچلنے کے بعد سَر پھر ٹھیک ہو جاتا ہے۔میں نے فِرِشتوں سے کہا: سُبْحٰنَ اللہ !(یعنی پاکی تو اللہ کے لیے ہے)یہ کون ہے؟ انہوں نے عرض کی: آگے تشریف لے چلئے(مزید مَناظِر(views)دِکھانے کے بعد)فِرِشتوں نے عرض کی کہ پہلا شخص جو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے دیکھا یہ وہ تھا جس نے قرآن پڑھا(یعنی یاد کیا) پھر اس کو چھوڑ دیا(یعنی بھول گیا) تھا اور فرض نمازوں کے وَقت سو جاتا تھا۔(بخاری،کتاب التعبیر،ص۱۷۱۴،حدیث:۷۰۴۷،ملخصًا)

2)حضرت عبدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں کہ سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ایک مرتبہ صحابۂ کرام رَضِیَ اللہ

عَنْهُمْ کے قریب سے گزرے تو فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ تمہارا ربّ کیا فرماتا ہے؟ صحابۂ کرام رَضِیَ اللهُ عَنْهُمْ نے عرض کی: اللہ پاک اور رسولُ الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم بہتر جانتے ہیں۔ سرکارِ مدینہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے تین (3) مرتبہ یہی سُوال کیا پھر فرمایا: اللہ پاک فرماتا ہے کہ مجھے اپنی عزّت اور اپنے جلال کی قسم! جو بھی بندہ نماز اپنے وقت میں ادا کرے گا میں اُسے جنّت میں داخِل فرماؤں گا اور جو اِنہیں وقت گزار کر ادا کرے گا، اگر میں چاہوں گا تو اُس پر رحم فرماؤں گا اور اگر چاہوں گا تو اسے عذاب دوں گا۔ (معجم کبیر ج۱۰ص۲۲۸ حدیث ۱۰۵۵۵)

اعلیٰ حضرت رَحمَۃُ اللهِ عَلَیْه کچھ اس طرح فرماتے ہیں: جس نے جان بوجھ کر ایک وَقت کی نَماز چھوڑ دی **ہزاروں سال جہنّم** میں رہنے کی سزا کا حقدار (entitled) ہو گیا، جب تک توبہ نہ کرے اور اس کی قضا نہ (پڑھ) لے۔ (فتاوٰی رضویہ جلد ۹، صفحہ ۱۵۸تا۱۵۹)

نماز قضا کرنا کس کو کہتے ہیں؟:

نماز کو اس کا وَقت گُزار کر پڑھنا نماز قضا کرنا ہے۔

نماز قضا کرنے کی ایک مثال:

مثلاً نمازِ ظُہر کے وَقت میں سستی کی یا کاموں میں اس طرح مصروف (busy) رہا کہ ظُہر کا پورا وَقت خَتم ہو گیا اور نمازِ ظُہر نہ پڑھی اب عَصر کا وَقت شروع ہونے کے بعد یا کسی اور وَقت میں نماز پڑھی تو اسے نماز قضا کرنا کہتے ہیں۔

نماز قضا کرنا جہنّم میں لے جانے والا کام ہے:

(1): شَرعی اجازت کے بغیر نماز قضا کر دینا بہت سَخت گُناہ ہے۔ اس پر فرض ہے کہ اس کی قضا پڑھے اور سچے دل سے تَوبہ کرے۔ توبہ جب ہی صحیح ہے کہ قضا پڑھ لے۔ (جو نماز چھوڑی تھی) اُس کو تو ادا نہ کرے، توبہ کیے جائے، یہ توبہ نہیں کہ وہ نماز جو اس پر لازم تھی اس کا نہ پڑھنا تو اب بھی باقی ہے اور جب گناہ ہی سے نہ رُکا تو توبہ کہاں ہوئی؟ حدیث میں فرمایا: گناہ پر قائم رہ کر استغفار (یعنی توبہ) کرنے والا اس کے مثل (اس آدمی کی طرح) ہے جو اپنے رب سے ٹھٹھا (یعنی مذاق) کرتا ہے۔ (بہارِ شریعت، حصہ چہارم، قضا نماز کا بیان، ۱/ ۷۰۰، ملتقطا، شعب

الایمان، الحدیث:۱۷۸، ج۵، ص۴۳۶) (2): جب مضبوط خیال ہو جائے کہ اب سویا تو نَماز نکل جائے گی تو اس وَقت سونا جائز نہیں۔ہاں اگر کوئی جگانے والا ایسا آدمی ہو کہ جس پر اعتماد (trust) ہو کہ جگادے گا تو اب سو سکتا ہے۔ اگر ایسے وقت میں سویا کہ عام طور پر وقت پہ آنکھ کھل جاتی اور اتفاقاً (incidentally) نہ کھلی تو گنہگار نہیں۔(فوائد جلیلہ، فتاویٰ رضویہ، ۴/۶۹۸، ملخصاً) (3): جس پر قضا نمازیں باقی ہوں ان کا جلد سے جلد (as soon as possible) پڑھنا واجب ہے مگر گھر والوں اور اپنی ضَروریات پوری کرنے کے لیے تاخیر (delay) جائز ہے ۔لہٰذا کاروبار بھی کرتا رہے اور جیسے جیسے وَقت ملے اُس میں قضا پڑھتا رہے یہاں تک کہ یہ نمازیں پوری ہو جائیں۔(بہارِ شریعت، حصہ ۴، قضا نماز کا بیان، ۱/۷۰۶ بالتغیر)

نماز قضا کرنے کی طرف لے جانے والی کچھ چیزیں:

(1): بے نمازیوں کے ساتھ رہنا (2): سستی (3): کھیل اور فُضُول کاموں کی عادت (4): مال جمع کرنے کی لالچ کہ ایسے لوگ کاروبار وغیرہ کی وجہ سے نماز پڑھنے میں سستی کرتے ہیں۔وغیرہ

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے سوال ہوا، جس میں کچھ یوں بھی تھا: بعض جگہ کاشتکاری (کھیتی باڑی) کا کام کرنے کی وجہ سے، ان میں سے اکثر لوگوں کی نماز قضا ہو جاتی ہے۔تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے کچھ اس طرح فرمایا: کیا نہیں جانتے کہ کھیتی بھی اسی کے حکم سے پیدا ہوتی ہے کہ جس نے نماز سب سے بڑھ کر فرض کی ہے اگر نماز کھونے میں تمہاری کھیتی ختم کر دے تو تم کیا کر سکتے ہو؟ نماز گھنٹوں میں نہیں ہوتی تھوڑی دیر کے لئے نماز کے لیے کھیتی کے کام کو روک دو تو نماز اور کھیتی کا مالک تمھاری کھیتیوں میں بہت برکت دے گا۔

(فتاویٰ رضویہ جلد ۷، صفحہ ۵۴۴)

نمازی بننے کے کچھ طریقے:

{} نمازی بننے کے لیے صحیح طریقے سے نماز پڑھیں کہ اللہ پاک فرماتا ہے: (ترجمہ Translation): بیشک نماز بے حیائی اور بری بات سے روکتی ہے۔ (ترجمہ کنز العرفان) (سورۃ العنکبوت، پ۲۱، آیت ۴۵) علماء فرماتے ہیں: ہمارے معاشرے (society) میں بہت سے لوگ ایسے بھی ہیں **جو نماز پڑھنے کے باوجود گناہوں سے باز نہیں آتے اور بری عادتوں سے نہیں رکتے اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ لوگ اس طرح نماز نہیں پڑھتے** جیسے نماز پڑھنے کا حق

ہے مثلاً نماز کے ارکان (فرائض جو نماز کے اندر لازم ہیں) اور شرائط (جو نماز سے پہلے لازم ہیں) کو ان کے حقوق کے ساتھ اور صحیح طریقے سے ادا نہیں کرتے۔ یہ ان کی نماز ہوتی ہے جو ظاہری نماز تو ہے لیکن حقیقی اور کامل نماز نہیں (کہ فرض و شرط کے بغیر نماز ہوتی ہی نہیں)۔ حضرت حسن بصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جس کی نماز اس کو بے حیائی اور ممنوعات (یعنی جس چیز سے دین نے منع کیا ہے) سے نہ روکے وہ نماز ہی نہیں۔ (در منثور، العنکبوت، تحت الآیۃ: ۴۵، ۶/۴۶۶) اس کا یہ مطلب نہیں کہ دل نہیں لگ رہا تو نماز چھوڑ دیں یا گناہوں سے بچ نہیں پا رہے تو نماز پڑھنا چھوڑ دیں بلکہ نماز کو مزید اچھے انداز میں پڑھیں اور گناہوں سے بچنے کی کوشش کریں۔ اِنْ شَاءَ اللہ! نماز صحیح طرح پڑھنے کی برکت سے، گناہوں کے ساتھ ساتھ نماز نا پڑھنے کی برائی سے بھی بچ جائیں گے۔

{} نیک لوگوں کے ساتھ رہیں اور بُری دوستیاں ختم کر دیں {} نماز پڑھنے کے فضائل اور نماز چھوڑنے کے عذابات پڑھئے یا سُنئے۔ {} یہ بات ذِہن میں اچھی طرح بٹھالیجئے کہ جو رِزق قِسمت (یعنی نصیب) میں ہے وہ مِل کر رہے گا تو مال جمع کرنے کی لالچ میں نماز کو چھوڑ دینا بہت بڑا نُقصان ہے۔

نوٹ: قضا کی ہوئی نمازیں پڑھنے کا طریقہ اور اس کے تفصیلی مسائل جاننے کے لئے شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنت حضرت علّامہ مولانا ابوبلال **محمد الیاس عطّار قادِری** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا رسالہ "**قضا نمازوں کا طریقہ**" پڑھ لیجئے۔ (4)

---

31 "اللہ پاک پر بھروسہ (یعنی یقین۔trust)"

اللہ پاک قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے:

---

(4) **جواب دیجئے:**

س ۱) نمازیں قضا کرنے کے کیا کیا نقصانات ہیں؟

س ۲) اگر نمازیں قضا کرنے کی عادت ہے تو اسے ختم کرنے کا طریقہ کیا ہے؟

(ترجمہ Translation:)"اور جو اللہ پر بھروسہ (یعنی توکُّل اور یقین) کرے تو وہ اُسے کافی ہے"۔
(ترجمہ کنز العرفان)(پ۲۸،الطلاق:۳) عُلَما فرماتے ہیں: اِس آیت سے معلوم ہوا کہ ہر مسلمان کو اللہ پاک پر توکُّل (یعنی یقین۔trust) کرنا چاہئے اور اپنے تمام کاموں میں اُسی پر بھروسہ (trust) کرنا چاہئے۔(صراط الجنان،۱۰/۲۰۲ مُلخصاً)

احادیثِ مُبارکہ:

(1) فرمانِ مُصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اگر تم اللہ پاک پر اس طرح بھروسہ (trust) کرو جیسے اس پر بھروسہ (trust) کرنے کا حق ہے تو وہ تمہیں اُس طرح رِزْق عطا فرمائے گا جیسے پرندوں کو عطا فرماتا ہے کہ وہ صبح کے وقت خالی پیٹ نکلتے ہیں اور شام کو پیٹ بھر کر واپس آتے ہیں۔(ترمذی،ابواب الزہد،۴/۱۵۴،حدیث:۲۳۵۱)

(2) فرمانِ آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: جسے پسند ہو کہ وہ لوگوں سے زیادہ مال دار ہو جائے تو اسے چاہئے کہ وہ اپنے مال سے زیادہ اس پر بھروسا کرے جو اللہ پاک کے پاس موجود ہے۔(المستدرک،کتاب الادب،۵/۳۸۴،حدیث:۷۷۷۹)

توکُّل کسے کہتے ہیں؟:

کسی بھی کام کو کرنے کے لئے اُس کے اسباب کو استعمال کرنا (مثلاً اچھی جگہ دکان لی اور بیچنے کے لیے خوبصورت کپڑے لیے) مگر نتیجہ (result) اللہ پاک پر چھوڑ دینا (یعنی محنت کر لی ہے، اب اللہ پاک چاہے گا تو یہ کپڑے بکیں (sell ہوں) گے اور فائدہ (نفع، profit) ہو گا)۔(ماخوذ از نجات دلانے والے اعمال کی معلومات، ص۱۵۷)

حضرت اِبن مسروق رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ پاک کے فیصلوں اور حکموں کے سامنے سر جھکانا توکُّل ہے (یعنی جو نصیب سے مل رہا ہے، اُس پر خوش رہے)۔(الرسالۃ القشیریۃ، باب التوکل، ص۲۰۰)

توکُّل کی ایک مثال:

کسان کھیت لگائے گا، بیج ڈالے گا، فصل کو پانی دے گا مگر وہ یہ نہ سمجھے گا کہ میں کامیاب ہو گیا بلکہ ان کاموں کے بعد بھی یہ ذہن رکھے گا کہ اللہ پاک ہی کامیاب کرنے والا ہے۔

توکُّل کی ایک نشانی (sign):

www.farzuloom.net

اگر مال چوری ہو جائے یا کاروبار(business) میں نقصان ہو جائے یا کوئی مشکل آجائے تو وہ راضی اور خوش رہے، دل کا اطمینان(satisfaction) اور سکون ختم نہ ہونا(توکُّل کی نشانی ہے)۔(احیاء العلوم،۴/۸۰۴)

توکُّل کرنا فرض ہے:

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ پاک پر توکُّل (یعنی بھروسہ۔trust) کرنا فرض ہے۔(فضائل دعا، ص۲۸۷ملخصاً) ایک اور جگہ اس طرح فرماتے ہیں: توکُّل اسباب (مثلاً کمانے کو) چھوڑ دینے کا نام نہیں بلکہ اسباب پر بھروسہ(trust) نہ کرنے کا نام ہے(یعنی یہ سوچ ہو کہ یہ job میرے مسئلے حل نہیں کرے گی، بلکہ میں job کرونگا اور اللہ پاک ہی میرے مسئلے حل فرمائے گا)۔(فتاوی رضویہ ۲۴/ ۳۷۹)

توکُّل سے دور کرنے والی کچھ چیزیں:

(1)صرف اپنی محنت اور عقل پر بھروسہ(trust) کرنا(2)اللہ پاک کی رحمت سے توجُّہ(attention) کا ہٹ جانا(3)مال وغیرہ کی کمی کا سوچتے رہنا۔ وغیرہ

توکُّل کیسے ملے گا؟:

بندہ یہ بات جان لے کہ سب کام اللہ پاک کرنے والا ہے، سب کو وہی پیدا کرنے والا ہے۔ وہ قدرت والا، ہر بات کا جاننے والا ہے، کوئی چیز نہ تو اس کی قدرت سے بڑھ کر ہے اور نہ اس کے علم سے باہر ہے۔ جب بندہ یہ بات اچھی طرح جان لے گا تو اس کے نتیجے میں بندے پر یقین (believe) کی ایسی کیفیت (condition) پیدا ہو جائے گی کہ وہ ایک اللہ پاک ہی پر بھروسہ(trust) کرنے والا بن جائے گا۔

(احیاء العلوم،۴/۷۴۵،۷۸۰ ملخصا بالتغیر)

توکُّل کا فائدہ:

انسان شیطانی وسوسوں سے بچ جاتا ہے۔ اللہ پاک فرماتا ہے، (ترجمہ Translation): "بیشک اسے (یعنی شیطان کو) ان لوگوں پر کوئی قابو نہیں جو ایمان لائے اور وہ اپنے ربّ ہی پر بھروسہ (trust) کرتے ہیں

۔"(پارہ۱۴سورۃ النحل آیت ۹۹)(ترجمہ کنز العرفان)علماء فرماتے ہیں: (ایسے نیک مسلمان کہ جو اللہ پاک پر بھروسہ (trust) کرتے ہیں) وہ شیطانی وسوسے قبول نہیں کرتے۔(خزائن العرفان، پ۱۴، النحل، تحت الآیۃ:۹۹)

توکُّل کی عادت بنانے کے کچھ طریقے:

{} توکّل کے بارے میں اِسلامی تعلیمات اور بزرگوں کے انداز کو پڑھیں {} ہر معاملے میں اللہ پاک کی قدرت پر مکمّل یقین (believe) رکھیں {} دعا کرتے رہیں {} اللہ پاک پر یقین رکھنے والوں کے ساتھ رہا کریں {} صرف اللہ پاک کی طرف توجّہ (attention) رکھیں {} اللہ پاک کے وعدے پر یقین رکھیں کہ اُس نے رزق (روزی وغیرہ) دینے کا وعدہ فرمایا ہے {} اللہ پاک کی رحمتوں پر غور کریں! توکُّل کا ذِہن بنے گا کہ جو ربّ پرندوں کو روزی دیتا ہے، وہ مجھ پر بھی کَرَم فرما کر میرے کام پورے کرے گا {} بچّے سے دَرْس حاصل کیجئے کہ وہ ہر معاملے میں اپنی ماں پر بھروسہ (trust) کرتا اور ہر پریشانی میں اُسی کی طرف جاتا ہے تو ماں اُس کے کام کر دیتی ہے۔ اللہ پاک تو ماں سے بھی زیادہ بندوں سے پیار فرماتا ہے بلکہ ماں کے دل میں رحم ڈالنے والا بھی تو اللہ پاک ہی ہے، تو اگر میں ہر معاملے میں اُس سے دعا کرونگا تو وہ مجھ پر کَرَم کیوں نہ فرمائے گا!! {} اگر دعا قبول ہوتے ہوئے نظر نہیں آرہی تو بھی اِسے اللہ پاک کا احسان سمجھیں کیونکہ ہو سکتا ہے کہ جو ہم چاہ رہے ہیں، وہ ہمارے لیے بہتر نہ ہو، اس لئے اللہ پاک نے اِسے پورا نہ کیا اور اس کی جگہ ہماری آخرت کے لئے اُس دعا کو جمع کر لیا۔(ماخوذ از نجات دلانے والے اعمال کی معلومات، ص ۱۶۱ تا ۱۵۷)

نوٹ: توکُّل کے بارے میں مزید معلومات حاصل کرنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی کتاب "احیاء العلوم جلد 4 صفحہ 732 تا 871" کو پڑھ لیجئے۔ (5)

----

(5) **جواب دیجئے:**

س۱) توکُّل کسے کہتے ہیں؟

س۲) توکُّل کی عادت کیسے بنے؟

32 بُخل

اللہ پاک قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے:

(ترجمہTranslation:)”اور جو لوگ اس چیز میں بخل کرتے ہیں جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دی ہے وہ ہرگز اسے اپنے لئے اچھا نہ سمجھیں بلکہ یہ بخل ان کے لئے برا ہے“۔(پ۴،آل عمران،آیت۱۸۰)(ترجمہ کنزالعرفان) علماء فرماتے ہیں:اس آیت میں اللہ پاک کی راہ میں مال خرچ نہ کرنے والے بخیل (کنجوس) کے بارے میں سخت وعید (یعنی سزا) بتائی گئی ہے اور اکثر (یعنی بہت سارے) علماء نے فرمایا کہ یہاں بخل (یعنی کنجوسی) کا مطلب زکوۃ نہ دینا ہے۔(صراط الجنان ۲/۱۰۲ملخّصاً)

احادیثِ مُبارکہ:

(1) فرمانِ مُصطفٰی صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:مالدار بخل کرنے کی وجہ سے بغیر حساب کے جہنّم میں داخل کر دیے جائیں گے۔(فردوس الاخبار،باب السین،۱/۴۴۴،الحدیث:۳۳۰۹)

(2) فرمانِ آخری نبی صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:بخیل اللہ پاک سے دور ہے،جنّت سے دور ہے اور آدمیوں سے بھی دور ہے جبکہ جہنّم سے قریب ہے۔(ترمذی،کتاب البر والصلۃ،۳/۳۸۷،الحدیث:۱۹۶۸)

(3) پیارے آقا صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا:بخل جہنّم میں ایک درخت ہے،جو بخیل ہے اُس نے اس کی ٹہنی (branch) پکڑ لی ہے،وہ ٹہنی اُسے جہنّم میں داخل کیے بغیر نہ چھوڑے گی۔(شعب الایمان، ۷/۴۳۵، الحدیث:۱۰۸۷۷)

بخل کسے کہتے ہیں؟:

جہاں شرعاً یا عرف وعادت(common practice and habit)میں خرچ کرنا واجب اور ضروری ہو وہاں خرچ نہ کرنا بخل ہے۔(احیاء علوم الدین،کتاب ذمّ البخل،۳/۳۲۰،ملخصًا)

بخل کی تفصیل(یعنی وضاحت۔explanation):

زکوٰۃ،(واجب) صدقہ اور فطرہ وغیرہ میں خرچ کرنا شرعاً واجب ہے۔ دوست اور رشتہ داروں پر خرچ کرنا عرف وعادت (common practice and habit) میں لازم ہے۔ (احیاء علوم الدین، کتاب ذمّ البخل، ۳/۳۲۰، ملخصاً) مفتی احمد یار خان رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه فرماتے ہیں: اسلام اور شریعت میں بخل یہ ہے کہ وہاں خرچ کرنے سے مال وغیرہ کا روکنا جہاں سے روکنا مناسب نہ ہو۔ حقوق کا ادا نہ کرنا بھی بخل ہے، خواہ انسانوں کا حق ادا نہ کرے یا شریعت کا یا اللہ پاک کا، لہٰذا زکوٰۃ نہ دینے والا، اپنے ضرورت مند ماں باپ، بال بچوں، رشتہ داروں پر خرچ نہ کرنے والا نیز اپنے اوپر خرچ نہ کرنے والا بھی بخیل اور کنجوس (miser) ہے۔ یوں ہی ضرورت کے وقت مسلمانوں پر خرچ نہ کرنے والا، جہاد میں ضرورت کے باوجود خرچ نہ کرنے والا بھی بخیل اور کنجوس ہے۔ (تفسیر نعیمی، ۴/۷۷، ۳ملخصاً)

بخل کی مثال:

صدقہ واجبہ (زکوۃ، فطرہ وغیرہ) نہ دینا، گنجائش اور طاقت ہونے کے باوجود مہمان کی مہمان نوازی نہ کرنا۔

بخل کی ایک نشانی (sign):

اپنی دنیا بہتر کرنے کے لیے مال جمع کرنا اور مال کی لالچ کرنا، بخل کی نشانی (sign) ہے۔ (قوت القلوب، ۱/۴۱۹ملخصاً)

بخل کی طرف لے جانے والی کچھ چیزیں:

(۱) تنگدستی (poverty) کا ڈر (۲) مال سے محبّت (۳) اپنی ہر خواہش (desire) پوری کرنے کا شوق (۴) دنیاوی مستقبل روشن کرنے کی بے جا خواہش (unreasonable desire) (۵) غفلت وغیرہ۔

بخل کی طرف لے جانے والی چیزوں سے بچنے کے لیے:

قناعت کرنے (یعنی جو مل جائے اُس پر راضی رہنے)، صبر کرنے، موت کو بہت یاد کرنے اور دنیا سے فوت ہو جانے والوں کے بارے میں غور کرنے سے بخل کی طرف لے جانے والی چیزوں سے بچا جاسکتا ہے۔ اسی

www.farzuloom.net

طرح بخل کے نقصانات اور سخاوت(اللہ پاک کی رضا اور خوشی حاصل کرنے کے لیے غریبوں پر مال خرچ کرنے)کے فائدے پڑھنا۔(کیمیائے سعادت،علاج بخل،۲/ ۶۵۱-۶۵۰،ملخصاً)

بخل کے کچھ نقصانات:

(1)بخل کرنے والا کبھی کامل مومن نہیں بن سکتا بلکہ کبھی بخل ایمان سے بھی روک دیتا ہے اور انسان کو کفر کی طرف لے جاتا ہے، جیسے قارون کو اس کے بخل نے کافر بنادیا(یہ حضرت موسی عَلَیْہِ السَّلَام کے چچا کا بیٹا(cousin) ،بہت بڑا عالم اور غریب آدمی تھا پھر اللہ پاک نے اسے اتنا مال دیا کہ اُس نے سونے کا گھر بنالیا اور بہت بڑے خزانوں (treasures)کا مالک ہو گیا پھر زکوۃ دینے سے منع کیا پھر کافر ہو گیا، زمین نے زندہ ہی اُسے اپنے اندر لے لیا(تفسیر صاوی،ج۴، ص ۱۵۴۶-۱۵۴۷،پ ۲۰،القصص:۱۸ماخوذاً))(2)بخل کرنے والے کو لوگ بُرا بھلا کہتے ہیں(3)بخل کرنے والا ظلم پر اُتر آتا ہے(4)بخل کرنے سے رشتہ داریاں ٹوٹ جاتی ہیں(5)بخل کرنے کی وجہ سے آدمی مال کی برکت سے محروم ہو جاتا ہے۔(صراط الجنان ۹/ ۳۳۰ملخصاً)

بخل سے بچنے کے کچھ طریقے:

یہ ذہن بنائیں کہ {}اللہ پاک کی راہ میں مال خرچ کرنے سے مال کم نہیں ہوتا بڑھتا ہے{} اصل مال تو اعمال ہیں جو قبر میں ساتھ جائیں گے {}غلط خواہشات(desires) کو پورا کرنے کے نقصان جانے{} آخرت کا مستقبل (future)روشن کرنے کی کوشش کرے اور{} دنیاوی مستقبل کے لیے اللہ پاک پر بھروسہ(trust) کرے{}مال جو کام آئے گا وہ تو وہی ہے کہ جو اللہ پاک کی راہ میں خرچ کیا{}امام غزالی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نے فرمایا کہ کنجوسی ایک ایسا مرض ہے کہ اس کا علاج بہت مشکل ہے خصوصاً بوڑھا آدمی بخیل ہو تو وہ تقریباً لاعلاج(یعنی اس کا کوئی علاج نہیں) ہے اور کنجوسی کا سبب(reason) مال کی محبت ہے۔ جب تک مال کی محبت دل سے ختم نہیں ہو گی۔ کنجوسی کی بیماری دور نہیں ہو سکتی۔ پھر بھی اس کے دو(1) علاج بہت ہی کامیاب ہیں۔ **پہلا(1st)علاج** یہ کہ آدمی سوچے کہ مال مجھے کیوں ملا ہے؟ اور میں کس لئے پیدا کیا گیا ہوں؟ اور مجھے دنیا میں مال جمع کرنے کے

ساتھ ساتھ آخرت کے لئے بھی جمع کرنا ہے۔ جب یہ خیال دل میں ہو گا تو پھر دل میں دنیا کی محبّت کم ہو گی اور بخل سے بچ جائے گا۔ اور دوسرا (2nd) **علاج** یہ ہے کہ بخیلوں اور سخی لوگوں کی حکایات پڑھے اور درس حاصل کرے۔ (احیاء علوم الدین، کتاب ذم البخل، ۳، ۳۲۲، ملخصا)

نوٹ: بخل کی تفصیل جاننے کے لئے "**احیاء العلوم جلد ۳**" کو پڑھ لیجئے۔ (6)

---

33 "شراب (Wine)"

اللہ پاک قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے:

(ترجمہ Translation:) "اے ایمان والو! شراب اور جوا اور بُت اور قسمت معلوم کرنے کے تیر (Arrows)(7) ناپاک شیطانی کام ہی ہیں تو ان سے بچتے رہو تا کہ تم فلاح پاؤ (یعنی کامیاب ہو جاؤ)۔ شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعے تمہارے درمیان دشمنی اور بغض و کینہ ڈال دے اور تمہیں اللہ کی یاد سے اور نماز سے روک دے تو کیا تم باز آتے ہو؟"۔ (ترجمہ کنز العرفان) (پ7، المائدۃ: ۹۰-۹۱) علماء فرماتے ہیں: شراب پینے اور جوا کھیلنے کا ظاہری دنیوی نقصان تو یہ ہے کہ اس سے آپس میں نفرتیں اور دشمنیاں پیدا ہوتی ہیں جبکہ ظاہری دینی وَبال یہ ہے کہ جو شخص یہ گناہ کرتا ہے وہ اللہ پاک کے ذِکر اور وقت پر نماز پڑھنے سے دور ہو جاتا ہے۔ (صراط الجنان، ۳/۲۶ ملخصاً)

---

(6) **جواب دیجئے:**

س۱) بُخل کسے کہتے ہیں؟

س۲) بُخل سے بچنے کا طریقہ کیا ہے؟

(7) زمانۂ جاہلیت میں غیر مسلم کچھ خاص انداز میں تیروں کے ذریعے اپنی قسمت معلوم کرتے اور کسی کام کو کرنے یا نہ کرنے کا فیصلہ کیا کرتے تھے۔

www.farzuloom.net

احادیثِ مُبارکہ:

1) فرمانِ مُصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اللہ پاک فرماتا ہے: مجھے میری عزّت کی قسم! میرا جو بندہ شراب کا ایک گھونٹ (sip) بھی پئے گا میں اسے اُتنی ہی جہنّمی پیپ (pus) پلاؤں گا۔ اور میرا جو بندہ میرے خوف سے شراب چھوڑے گا میں اسے جنّتی مشروب پلاؤں گا۔ (مسند احمد، مسند الانصار، ۸/۲۸۶، حدیث: ۲۲۲۸۱ ملتقطاً)

2) فرمانِ آخری نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: جو لوگ دنیا میں کسی نشہ کرنے والے کے پاس آتے ہیں، اللہ پاک ان سب کو جہنّم میں ڈال دے گا۔ اور وہ جہنّم میں ایک دوسرے کو آکر بُرا بھلا کہیں گے کہ تو نے ہی مجھے اس جگہ پہنچایا ہے۔ (الکبائر للذہبی، ص ۹۵ ملخصاً)

شراب (Wine) کسے کہتے ہیں؟:

ہر وہ بہنے والی چیز (یعنی liquid) جس کے پینے سے نشہ (intoxication) آتا ہو شراب ہے۔ چاہے کسی بھی چیز سے بنائی گئی ہو۔ (فتاوی رضویہ، ۲۵/۲۰۵ ملخصاً)

شراب پینا جہنّم میں لے جانے والا کام ہے:

(1): شراب پینا سَخت کبیرہ (یعنی بہت بڑا) گُناہ ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۲۵/۱۰۱ ملخصاً)

(2): کسی غیر مسلم کو شراب پلانا بھی حرام ہے اور پلانے والا سخت گنہگار ہو گا۔ (ہدایہ، کتاب الاشربۃ، ۲/۳۹۸ ملخصاً)

(3): شراب قطعاً (یعنی یقیناً) حرام اور پیشاب کی طرح ناپاک ہے مسلمان کو اس کا بیچنا (sell کرنا) حرام، چھونا (touch کرنا) حرام، اس سے کسی طرح کا نفع (profit) لینا حرام۔ (فتاویٰ رضویہ، ۱۷/۵۴۶ ملخصاً)

(4): شراب کی طرح (نشے کی acting کرتے ہوئے) پانی پینا حرام ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۶/۵۸۳ ملخصاً)

(5): علماء فرماتے ہیں کہ شراب پینے پر "بِسْمِ اللہ" کہے تو کافر ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۶/۵۹۴ ملخصاً)

شراب پینے کی طرف لے جانے والی کچھ چیزیں:

(1) شراب پینے والے لوگوں کے پاس اُٹھنا بیٹھنا (2) جہالت (جیسا کہ بَعْض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ شراب پینے سے غم دُور ہو جاتے ہیں) (3) ناچ گانے کی مجلسوں (gatherings) میں شرکت کرنا، خاص طور پر dance

www.farzuloom.net

clubs میں جانا(ایسی جگہوں پر شراب عام پائی جاتی ہے)۔وغیرہ

شراب پینے کے کچھ نقصانات:

شروع شروع میں انسان کا بدن شراب کے نقصان پہنچانے والے اثرات(harmful effects)کا مقابلہ کرلیتاہے اور شراب پینے والے کو خوشی والی کیفیت(condition)محسوس ہوتی ہے لیکن جلد ہی انسان کے اندر کی طاقت ختم ہوجاتی ہے اور شراب کے نقصان پہنچانے والے اثرات(harmful effects)اپنا کام شروع کردیتے ہیں۔

شراب کا سب سے زیادہ اثر(effects)جگر(liver)پر ہوتاہے اور جگر خراب ہونے لگتاہے۔شراب کی وجہ سے گردوں(kidneys)پر بوجھ زیادہ ہوجاتاہے اور آخرکار گردے فیل ہوجاتے ہیں۔شراب کی وجہ سے دماغ اور معدہ سوج جاتا(swellingہوجاتی)ہے جبکہ ہڈّیاں نرم اور کمزور ہوجاتی ہیں۔شراب کی وجہ سے جسم میں موجود وٹامنز (vitamins) بھی تیزی سے ختم ہوتے ہیں اور ساتھ ہی تھکن، سر درد، متلی(sickness)اور پیاس کی شدّت بھی بڑھ جاتی ہے۔شراب زیادہ پینے والے کا دل اور سانس لینے کا عمل بھی رک جاتاہے۔(بیماریوں کی ماں،ص۴۳۔۴۴ملتقطاًوملخصاً)

12 سے 23 سال کی عمر میں شراب کی عادت ڈالنے والوں میں سے 51 فیصد(percent) لوگ جلد مرجاتے ہیں۔20 سال کی عمر سے شراب پینے والے اکثر لوگ 35 سال سے زیادہ زندہ نہیں رہتے۔(بیماریوں کی ماں،ص۵۹ملخصاً)

شرابی(wine drinker)کیا کیا کرتاہے؟:

{}شرابی کبھی لوگوں کا قتل بھی کردیتاہے{}شرابی شوہر کبھی اپنی بیوی پر ظلم کرتا اور اُسے مارتاہے{}شرابی لوگ دیگر عورتوں پر بھی ظلم کردیتے ہیں{}شرابی والدین کی اولاد بھی بیمار اور کمزور ہوسکتی ہے{}شرابی کے گھر والے اور دوست اُس سے دور ہوجاتے ہیں۔(صراط الجنان،۳/۲۲ماخوذاً)

شراب کی عادت ہو توختم کرنے کے کچھ طریقے:

{}سب سے پہلے ایسے دوستوں سے دور ہوں کہ جو شراب پیتے ہیں {} سچّی توبہ کرکے اللہ پاک سے دعا بھی

کرتے رہیں {} شراب کی عادت چھڑانے کے لئے اگر علاج کروانا پڑے تو وہ بھی کروائیں {} ہوسکے تو حلال کمانے کھانے کے علاوہ جو وقت ملے اُسے نیکی کے کاموں مثلاً: مدرسۃ المدینہ بالغان میں گزاریں اور صحیح طریقے سے قرآنِ پاک اور نماز پڑھنا سیکھیں {} اگر کبھی دوبارہ شراب پینے کا دل چاہے تو قرآن و حدیث میں بیان کئے گئے عذابات پر غور کریں اور ایسے بیانات سنیں کہ جس میں شراب کے گناہ بتائے گے ہوں۔ وغیرہ

نوٹ: تفصیل کے لئے مکتبۃ المدینہ کی کتاب "برائیوں کی ماں" کو پڑھیں۔ (8)

---

34 "اللہ پاک کی راہ میں خرچ"

اللہ پاک قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے:

(ترجمہ Translation:) "اے ایمان والو! ہمارے دیئے ہوئے رزق میں سے اللہ کی راہ میں اس دن کے آنے سے پہلے خرچ کرلو جس میں کوئی خرید و فروخت نہ ہوگی"۔ (ترجمہ کنز العرفان ملخصاً)(پ۳، البقرہ:۲۵۴)

علماء فرماتے ہیں: قیامت کے آنے سے پہلے پہلے اللہ پاک کی راہ میں اللہ پاک کا دیا ہوا مال خرچ کرلو۔ قیامت کا دن بہت خطرناک ہے، اس دن مال کسی کو بھی فائدہ نہ دے گا اور دنیوی دوستیاں بھی بیکار ہوں گی بلکہ باپ بیٹے بھی ایک دوسرے سے جان چھڑا رہے ہوں گے۔ (صراط الجنان ۱/ ۳۸۳ ملخصاً)

اَحادیثِ مُبارکہ:

(1) پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: اللہ پاک فرماتا ہے اے ابنِ آدم! خرچ کرو میں تم پر خرچ کروں گا۔ (بخاری، کتاب النفقات، ۳/ ۵۱۱، الحدیث: ۵۳۵۲)

---

(8) **جواب دیجئے:**

س۱) شراب پینے کے کیا کیا نقصانات ہیں؟

س۲) اگر شراب پینے کی عادت ہے تو اس سے بچنے کا طریقہ کیا ہے؟

(2) فرمانِ آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: صدقہ سے مال کم نہیں ہوتا۔ (مسلم، ص۱۳۹۷، الحدیث:۶۹)

اللہ پاک کی راہ میں خرچ کرنے کا مطلب:

اللہ پاک کی رضا اور خوشی کے لیے، اسلام کی تعلیمات کے مطابق ایسی جگہ خرچ کرنا کہ جہاں خرچ کرنا دین کو پسند ہو۔ پھر اس کی دو (2) صورتیں ہیں:

(۱) جہاں خرچ کرنا اسلام نے لازم کیا ہو (۲) جہاں خرچ کرنا اسلام نے لازم نہیں کیا

یاد رہے! دونوں طرح کا خرچ، جنّت میں لے جانے والا کام ہے **لیکن** جہاں خرچ کرنا اسلام نے لازم کیا، اگر وہاں خرچ نہ کیا تو یہ جہنّم میں لے جانے والا کام اور بُخل ہے۔(9) یہاں ہم اللہ پاک کی راہ میں ایسے خرچ کو بیان کریں گے کہ جو اسلام نے لازم نہیں کیا۔

جہاں خرچ کرنا اسلام نے لازم تو نہیں کیا مگر پسند فرمایا ہے:

{} صَدَقہ {} خَیْرات {} ہَدِیّہ (تحفہ) (چندے کی شرعی احتیاطیں ص۸) {} اللہ پاک کی رضا اور خوشی کے لیے اپنے گھر والوں پر (ضرورت کے علاوہ، جائز خرچ) {} دیگر رشتہ داروں (کہ جن کا خرچہ اُٹھانا لازم نہ ہو) پر خرچ کرنا، اسی طرح زکوۃ، فطرہ وغیرہ کے علاوہ {} شرعی فقیروں {} مسکینوں {} یتیموں {} مسافروں {} غریبوں اور {} دیگر مسلمانوں (مثلاً علماء کرام، امام صاحبان، سیّد صاحبان وغیرہ) پر خرچ کرنا یا {} نیک جگہوں (مثلاً مسجد و مدرسہ وغیرہ) میں حلال و جائز مال سے خرچ کرنا ہے۔ (نجات دلانے والا اعمال ص۷۹ ماخوذاً) {} تلاوت کی محفل {} محفلِ ذکر {} محفلِ میلاد {} پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی بارہویں شریف {} امام جعفر صادق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی نیاز شریف (یعنی ۱۵ رجب کی کھیر پوری) {} غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی گیارہویں شریف {} خواجہ صاحب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی چھٹی شریف {} بزرگوں رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم کے عرس و نیاز وغیرہ پر خرچ، **اللہ پاک کی راہ میں** خرچ اور نفلی صدقہ ہے۔

---

(9) بُخل کی تفصیل کے لیے topic number: 32 دیکھیں۔

www.farzuloom.net

اللہ پاک کی راہ میں خرچ کرنے کے کچھ فائدے:

اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اَحادیث مبارکہ سے اللہ پاک کی راہ میں خرچ کرنے کے بہت سے فائدے بیان کیے ہیں، اُن میں سے اس طرح کے فائدے بھی ہیں: (۱) اللہ پاک کے کرم سے بُری موت سے بچیں گے، یعنی بُری موت کے دروازے بند ہوں گے (۲) صدقہ کرنے والوں کی عمریں زیادہ ہوں گی (۳) رِزق اور مال زیادہ ہوگا (۴) صدقے کی عادت سے کبھی محتاج نہ ہوں گے (۵) خیر اور برکت ملے گی (۶) آفتیں اور مُصیبتیں دُور ہوں گی (۷) بُرائیاں دور ہوں گی کہ ستر (70) دروازے برائی کے بند ہو جائیں گے بلکہ ستر (70) قسم کی بلائیں دور ہوں گی (۸) صدقہ کرنے والوں کے شہر آباد ہوں گے (۹) محتاجی دور ہوگی (۱۰) دل کو اطمینان ملے گا (۱۱) اللہ پاک کی مدد حاصل ہوگی (۱۲) رحمتِ الٰہی ملے گی (۱۳) فرشتے رحمت کی دعا کریں گے (۱۴) اللہ پاک کو راضی اور خوش کرنے والے کاموں کی توفیق ملے گی (۱۵) اللہ پاک کا غضب دور ہوگا (۱۶) صدقہ کرنے والوں کے گناہ بخشے جائیں گے (۱۷) اُن کی مغفرت ہو جائے گی (۱۸) اُن کے گناہوں کی آگ بجھ جائے گی (۱۹) غلام آزاد کرنے سے زیادہ ثواب ملے گا (پہلے ایک انسان دوسرے کا مالک بن جاتا تھا، مالک کو جو ملا وہ غلام ہوا، آج کل غلام نہیں ہوتے) (۲۰) اُن کے ٹیڑھے کام صحیح ہوں گے (۲۱) آپس میں محبتیں بڑھیں گی (۲۲) جب دوسروں کو کھلائیں گے تو تھوڑے پیسوں میں بہت کا پیٹ بھرے گا (۲۳) صدقہ کرنے والوں کے درجے بلند ہوں گے (۲۴) اللہ پاک فرشتوں کے سامنے، صدقہ کرنے والوں سے خوشی ظاہر فرمائے گا (۲۵) قیامت کے دن، دوزخ کی آگ، اُن پر حرام ہوگی (۲۶) آخرت میں بھی اللہ پاک اُن پر احسان فرمائے گا (۲۷) اللہ پاک نے چاہا تو اُس مبارک گروہ میں شامل ہوں گے جو پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صدقے، سب سے پہلے جنّت میں جائے گا۔ (فتاویٰ رضویہ، ۲۳/۱۵۳ بتصرف)

یاد رہے! اللہ پاک چاہے تو کسی چھوٹی سے چھوٹی نیکی پر ہمیشہ رہنے والی جنّت دے دے۔ اسی طرح چاہے

www.farzuloom.net

تو چھوٹے سے چھوٹے گناہ پر جہنّم میں داخل فرمادے۔ وہ رحم کرنے والا ہے، ظلم نہیں کرتا۔ ہمیں حکم ہے کہ ہم فرائض، واجبات اور سنّتِ مؤکدّہ میں کمی نہ کریں اور ہر چھوٹے بڑے گناہ سے بچیں۔ ہم پر اِن کاموں (فرائض، واجبات اور سنّتِ مؤکدّہ) کا کرنا ضروری اور ہر گناہ سے بچنا لازم ہے، ساتھ ساتھ ہر طرح کی نیکی کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ ہمیں کیا معلوم کہ اللہ پاک ہماری کس نیکی سے خوش ہو جائے؟ اس لیے ہمیں زیادہ سے زیادہ نفلی صدقہ بھی کرنا چاہیے تاکہ دین و دنیا کے فائدے حاصل ہوں۔

اللہ پاک کی راہ میں خرچ کرنے میں یہ باتیں ضرور دیکھیں:

(1) اپنی نیّت اچھی کریں۔ اللہ پاک کو خوش کرنے کی نیّت ہو، ریاکاری اور دوسروں کو دکھانے یا کسی قسم کی غلط نیّت نہ ہو۔

(2) صرف ایک ہی اچھی نیّت نہ کریں۔ جتنی اچھی نیّتیں کرسکتے ہیں (اوپر حدیثوں سے حاصل ہونے والے فائدوں کو پڑھیں اور اُن کے مطابق نیّتیں) کریں۔

(3) صرف حلال اور پاک مال سے صدقہ کریں کہ اللہ کریم، پاک ہے اور پاک مال کو ہی قبول فرماتا ہے۔ ناپاک مال کا صدقہ خیرات، فاتحہ، نیاز کچھ قبول نہیں ہوتا بلکہ بعض صورتیں کفر تک لے جاسکتی ہیں۔

(4) اگر (محفل وغیرہ میں) کھانے کا انتظام ہو تو ایسا بالکل نہ کریں کہ اپنے جاننے والے مال دار لوگوں کو بُلائیں اور غریبوں اور ضرورت مندوں کو بھول جائیں کہ اس طرح غریبوں کو چھوڑنا انھیں تکلیف دینا اور اُن کا دل دکھانا ہے۔ مسلمانوں کا دل دکھانا ایسا بُرا کام ہے کہ یہ (اس صدقے کی) ساری نیکی کو ختم کرنے والا ہے۔ اس طرح کے کھانے کو پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے سب سے بُرا کھانا فرمایا ہے کہ جس میں ایسے لوگوں کو بُلایا جائے کہ جن کے پیٹ بھرے ہوں (یعنی امیر ہوں) اور ایسے بھوکوں (غریبوں) کو نہ بُلایا جائے کہ جو (اس دعوت میں) آنے کی خواہش (desire) رکھتے ہوں۔ (صحیح البخاری، کتاب النکاح، ۳/۴۵۵، الحدیث: ۵۱۷۷، ماخوذاً)

(5) جب دعوت میں غریب لوگ آئیں تو یہ نہ سمجھیں کہ ہم نے اُن پر احسان (favor) کیا ہے بلکہ یہ سمجھیں کہ انہوں نے ہم پر احسان کیا ہے کیونکہ جو آتا ہے وہ اپنا رزق کھاتا ہے (یعنی اللہ پاک نے جو اُس کے نصیب میں لکھا

www.farzuloom.net

ہے،وہ تو اُسے ملے گا)اور تمھیں یہ فائدہ دیتا ہے کہ تمھارے گناہ مٹادیتا ہے۔اُن کو اُٹھانے، بٹھانے، بُلانے، کھلانے، کسی بھی کام میں ایسا انداز نہ رکھیں کہ جس سے اُن کا دل دُکھے کیونکہ ایسا صدقہ کہ جس کے ساتھ احسان (favor) جتایا (یعنی جو احسان کیا ہو، وہ یاد دلائے) جائے، (تو یہ انداز) ثواب کو ختم کر دیتا ہے۔

(6) اس طرح غریبوں کی خدمت (یعنی ان پر مال خرچ کرنا) ایک بار نہ کریں بلکہ بار بار کریں (ہر ماہ گیارہویں شریف کر کے بھی، اس طرح کی نیاز بار بار کی جاسکتی ہے)۔ یہ خدمت جتنی زیادہ ہو گی، اُتنا غریبوں کا فائدہ ہو گا اور ہمارے لیے بھی دنیاوی، جسمانی، جانی، مالی رحمت و برکت ہو گی خصوصاً جب مال کی کمی ہو اور غریبوں کو ضرورت ہو تو یہ خدمت زیادہ اور بار بار کریں۔ (فتاویٰ رضویہ جلد ۲۳، ص ۱۶۲ ماخوذاً)

اللہ پاک کی راہ میں خرچ کرنے سے دور کرنے والی کچھ چیزیں:

(1) شیطانی وسوسے (2) انبیاء کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام، صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ، اہلِ بیتِ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ کی شان کو نہ جاننا (3) علماءِ کرام، پیر صاحبان اور سیّد حضرات سے محبّت کی کمی (4) اللہ پاک کی راہ میں خرچ کرنے کے فضائل نہ جاننا۔ وغیرہ

اللہ پاک کی راہ میں خرچ کرنے کا ذہن بنانے کے کچھ طریقے:

{} بزرگانِ دین کے واقعات پڑھیں {} والدین، اولاد، رشتہ داروں اور پڑوسیوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی اہمیّت (importance) کو سمجھیں {} علماء کرام، سیّد صاحبان اور نیک لوگوں کے فضائل پڑھیں {} یتیموں (orphans)، مسکینوں، غریبوں کی خدمت (یعنی ان پر مال خرچ کرنے) کی فضیلتیں پڑھیں {} اِیصالِ ثواب کی برکتیں جانیں {} مسجد و مدرسہ کی اہمیّت پر غور کریں {} بھوکے کو کھلانے، پیاسے کو پلانے کی فضیلت والی روایات پڑھیں {} قرض دینے کی فضیلتوں پر غور کریں۔ وغیرہ

نوٹ: اللہ پاک کی راہ میں خرچ کرنے کی تفصیل جاننے کے لئے (کتاب) "**ضیائے صدقات**" کو پڑھ لیجئے۔ (10)

---

(10) **جواب دیجئے:**

www.farzuloom.net

---

35 ”نفاق“

اللہ پاک قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے:

(ترجمہ Translation:)”اور (مُنافق) جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے ہیں تو بڑے سست ہو کر لوگوں کے سامنے ریاکاری کرتے ہوئے کھڑے ہوتے ہیں اور اللہ کو بہت تھوڑا یاد کرتے ہیں“ ۔(پ۵، سورۃ النساء، آیت ۱۴۲)(ترجمہ کنزالعرفان) علماء فرماتے ہیں: اس سے معلوم ہوا کہ نماز میں سستی کرنا منافقوں کی علامت (پہچان۔symbol اور نشانی۔sign) ہے۔ نماز نہ پڑھنا یا صرف لوگوں کے سامنے پڑھنا اور اکیلے میں (alone) نہ پڑھنا یا لوگوں کے سامنے بہت آرام آرام سے پڑھنا اور اکیلے میں جلدی جلدی پڑھنا یا نماز میں اِدھر اُدھر کی سوچنا، دل لگا کر نماز پڑھنے کی کوشش نہ کرنا وغیرہ سب سستی کی علامتیں (پہچان۔symbols) ہیں۔(صراط الجنان ۲/۳۳۴ ملخصاً)

احادیثِ مُبارکہ:

(1) فرمانِ مُصطفٰی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم: چار (4) باتیں جس شخص میں ہوں گی وہ پکّا منافق ہو گا اور ان میں سے ایک بات ہوئی تو اس شخص میں نفاق (یعنی مُنافق ہونے) کی ایک نشانی (sign) پائی گئی یہاں تک کہ اس کو چھوڑ دے: (۱) جب امانت دی جائے تو خیانت کرے (۲) جب بات کرے تو جھوٹ بولے (۳) جب وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرے (۴) جب جھگڑا کرے تو گالی دے۔(بخاری، کتاب الایمان، ج۱، ص ۲۴، حدیث: ۳۴) علماء فرماتے ہیں: اگر وعدہ صرف زبانی کیا اور اُسی وقت دل میں تھا کہ وعدہ پورا نہ کروں گا تو بغیر شرعی ضرورت کے سخت گناہ اور حرام ہے۔ اس طرح کی وعدہ خلافی کو حدیث میں منافقت کی نشانی (sign) بتایا گیا ہے۔(فتاوی رضویہ

س۱) اللہ پاک کی راہ میں خرچ کرنے کی کیا تفصیل ہے؟

س۲) اللہ پاک کی راہ میں خرچ کرنے کی عادت کیسے بنے؟

www.farzuloom.net

جلد ۱۲، ص ۲۸۱ ملخصاً)

(2) فرمانِ آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم: فحش بکنا اور زبان کا تیز ہونا نفاق کے دو (2) شعبے (departments) ہیں۔(جامع الترمذی ۲/ ۲۳، المستدرک للحاکم ۱/ ۵۲ مسند احمد بن حنبل ۵/ ۲۶۹)

(3) حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شخص دنیا میں دو چہروں والا ہو، قیامت کے دن اس کی دو زبانیں آگ کی ہوں گی۔(سنن ابی داؤد، کتاب الادب، الحدیث ۴۸۷۳، ص ۱۵۸۱) علماء فرماتے ہیں: منافقت یہ ہے کہ دو ایسے افراد (بندے) جن میں لڑائی ہو، ایک تیسرا آدمی دونوں کے پاس الگ الگ جائے اور اُس کی ہاں! میں ہاں! ملائے یعنی ایک کے پاس دوسرے کی بُرائی اور دوسرے کے پاس پہلے کی بُرائی کرے تو یہ نفاق (مُنافقت) ہے۔(لباب الاحیاء ص ۲۴۵)

منافق کسے کہتے ہیں؟:

نفاق کی دو (2) قسم کا ہے۔(۱) (پہلی قسم یہ ہے کہ) زبان سے کہے کہ میں مسلمان ہوں اور دل میں یہ ہے کہ میں مسلمان نہیں ہوں، یہ عقیدے (beliefs) کا منافق ہے (پیارے آقا صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اپنی ظاہری زندگی میں موجود منافقین کی تفصیل بتا دی کہ کون کون منافق ہے لیکن اب ہم کسی کے بارے میں یہ بات نہیں کہہ سکتے کہ یہ عقیدے کا مُنافق ہے)، ایسے لوگ جہنّم کے سب سے نچلے (lower) حصّے میں ہوں گے۔(۲) اور (نفاق کی دوسری قسم یہ ہے کہ) زبان و دل ایک طرح کا نہ ہونا (یعنی دل میں کچھ ہو اور زبان پر کچھ اور ہو، مثلاً دل میں کسی کی نفرت ہو لیکن زبان سے اس کی تعریف کرے)، یہ عمل کا نفاق ہے۔(بہار شریعت، ج ۱، ص ۱۸۲، جامع العلوم والحکم، الحدیث الثامن والاربعون، ص ۵۲۹ ملخصاً)

مُنافقت کی کچھ مثالیں:

{} زبان سے کہا کہ میری جو بھی چیز تم کھانا چاہو کھا لو اور دل سے اجازت نہیں دی تو یہ نفاق ہے اور اگر معلوم ہے کہ اُس نے دل سے اجازت نہیں دی تو اُس کی چیزیں کھانے کی اجازت بھی نہیں۔(بہار شریعت ح ۱۴، ص

www.farzuloom.net

۱۰۰،مسئلہ ۱ املخصاً)

{}کسی کے عیب یا خامی (faults) کو اُس کی غیر موجودگی میں لوگوں کو بُرائی کے طور پر بیان کرنا غیبت ہے اور اگر یوں بیان کرے کہ مجھے بہت افسوس ہے کہ وہ ایسے بُرے کام کرتا ہے یہ غیبت نہیں، مگر یہ ضروری ہے کہ واقعی افسوس ہو کہ اگر افسوس نہیں ہے اور ایسا انداز (manner) کیا کہ لوگ افسوس سمجھیں تو یہ نفاق ہے۔(بہار شریعت ح۱۶،ص ۵۳۳)

{}ایک شخص کی برائی کرتا ہے اور اس کا نام نہیں لیتا مگر جس کے سامنے برائی کرتا ہے، وہ اس کو جانتا پہچانتا ہے،(بلا اجازت شرعی) ایسا کرنا غیبت اور گناہ ہے تو وہ غیبت بھی کر رہا ہے اور اپنے کو نیک، پرہیز گار بھی ظاہر کر رہا ہے تو یہ بھی ایک قسم کا نفاق ہے۔(بہار شریعت ح۱۶،ص ۵۳۴ ملخصاً)

مُنافق کی ایک نشانی(sign):

فرمانِ آخری نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: بے شک مؤمن جب بیمار ہوتا ہے پھر اللہ پاک اُسے شفا دے دے تو یہ بیماری اُس کے پچھلے(previous) گناہوں کا کفّارہ(گناہوں کو مٹانے والی) اور مستقبل(باقی زندگی) میں اُس کے لیے نصیحت(lesson) ہو جاتی ہے اور مُنافق جب بیمار ہو پھر جب ٹھیک ہو جاتا ہے تو وہ اُس اونٹ کی طرح ہوتا ہے جسے اُس کے مالک نے باندھ کر کھول دیا ہو کہ وہ نہیں جانتا کہ اُسے کیوں باندھا گیا اور کیوں چھوڑا گیا۔ ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ! یہ بیماریاں کیا ہوتی ہیں؟ خُدا کی قسم! میں تو کبھی بیمار نہیں ہوا۔ فرمایا کہ: ہم سے دور ہو جا، تُو ہم میں سے نہیں(یعنی ہمارے طریقے پر نہیں)۔(ابوداؤد، کتاب الجنائز، رقم ۳۰۸۹، ج۳، ص ۲۴۵) علماء فرماتے ہیں: جس کو گناہ آسان معلوم ہوں اور نیک کام بھاری، سمجھو اس کے دل میں نِفاق ہے۔(نورُ العِرفان، پ۱۰، التوبۃ، تحت الآیۃ: ۸۱)

عملی مُنافقت کی طرف لے جانے والی کچھ چیزیں:

(1) گانا۔ فرمانِ آخری نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: گانا دل میں نفاق اُگاتا(یعنی پیدا کرتا) ہے، جس طرح پانی سے کھیتی اُگتی ہے(like water grows crops)۔(شعب الإیمان، الحدیث: ۵۱۰۰، ج۴، ص ۲۷۹)

(2)بے حیائی۔ فرمانِ مُصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: حیاء ایمان کا حصّہ (part) ہے اور بے حیائی نفاق کا حصّہ ہے۔

(جامع الترمذی، ۲/ ۲۳)

(3)مال اور عزّت کی محبّت۔ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہ (مال اور عزّت کی محبت دل میں) نفاق کو ایسے اُگاتی ہے جیسے پانی سبزی کو اُگاتا ہے۔ (السنن الکبری للبیھقی، الحدیث ۲۱۰۰۸، ج ۱۰، ص ۳۷۷۔۳۷۸)

(4)جماعت واجب ہونے کے باوجود، مسجد میں نہ جانا۔ فرمانِ آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: ظلم ہے، پورا ظلم اور کفر ہے اور نفاق (یعنی عملی مُنافقت) ہے، یہ کہ اللہ کے منادی (مؤذّن) کو اذان کہتے سُنے اور (شرعی اجازت کے بغیر مسجد میں جماعت سے نماز کے لیے) حاضر نہ ہو۔ (المعجم الکبیر للطبراني، الحدیث: ۳۹۴، ج ۲۰، ص ۱۸۳)

عملی مُنافقت سے بچنے کے کچھ طریقے:

عملی مُنافقت کے اسباب (reasons) دور کریں اور ان طریقوں پر عمل کریں:

{} صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ کا ذکر اچھے انداز سے کرنا۔ فرمانِ آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: جس نے میرے اَصحاب (یعنی صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ) کے بارے میں اچھی بات کہی تو وہ نِفاق (یعنی مُنافقت) سے آزاد ہوگیا، جس نے میرے اَصحاب کے بارے میں کوئی بُری بات کہی تو وہ میرے طریقے سے ہٹ گیا اور اس کا ٹِھکانا آگ ہے اور (وہ جہنّم کی آگ) کیا ہی بُری جگہ ہے کہ جس کی طرف اُس (برائی کرنے والے کو) جانا ہے۔

(الریاض النضرۃ، الباب الاول، ۱/ ۲۲)

{} پانچوں نمازیں جماعت کے ساتھ ادا کرنا۔ فرمانِ آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: جو اللہ پاک کے لیے چالیس (40) دن باجماعت نماز پڑھے اور تکبیرۂ اُولیٰ پائے، اس کے لیے دو (2) آزادیاں لکھ دی جائیں گی، ایک (جہنّم کی) آگ سے، دوسری نفاق سے۔ (جامع الترمذي، الحدیث: ۲۴۱، ج ۱، ص ۲۷۴)

{} کم از کم 100 مرتبہ درودِ پاک پڑھنے کی عادت۔ ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو مجھ پر سو (100) مرتبہ درودِ پاک بھیجے گا اللہ پاک اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دے گا کہ یہ بندہ نفاق اور

دوزخ کی آگ سے بری (یعنی آزاد) ہے اور قیامت کے دن اسے شہیدوں کے ساتھ رکھے گا۔ (مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، فی الصلوۃ علی النبی۔ الخ، الحدیث: ۱۷۲۹۸، ج ۱۰، ص ۲۵۳)

نوٹ: نفاقِ عملی کی تفصیل جاننے کے لئے (کتاب) "**باطنی بیماریوں کی معلومات**" کو پڑھ لیجئے۔ (11)

---

36 "اپنی ذات کے لیے غصّہ کرنا"

اللہ پاک قرآنِ پاک میں فرماتا ہے:

(ترجمہ Translation:) "اور غصہ پینے والے اور لوگوں سے درگزر (یعنی معاف) کرنے والے اور نیک لوگ اللہ کے محبوب ہیں" ۔ (ترجمہ کنزالعرفان) (پارہ ۴، سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰن، آیت ۱۳۴)

امام زین العابدین علی بن حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا کی کنیز وضو کرواتے ہوئے ان پر پانی ڈال رہی تھی (پہلے ایک انسان دوسرے کا مالک بن جاتا تھا، مالک کو جو عورت ملی، اُسے کنیز کہتے تھے۔ آج کل یہ نہیں ہوتیں)۔ اچانک اس کے ہاتھ سے برتن آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے چہرے پر گر گیا جس سے چہرہ زخمی (injured) ہو گیا۔ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے اس کی طرف سر اٹھا کر دیکھا تو اس نے عرض کی کہ اللہ پاک فرماتا ہے: "وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ" (ترجمہ) اور غصّہ پینے والے۔ امام زین العابدین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے فرمایا: میں نے اپنا غصّہ پی لیا۔ پھر اس نے آیت کے آگے کا حصّہ پڑھا: "وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ" (ترجمہ) اور لوگوں سے درگزر کرنے والے تو فرمایا: اللہ پاک تجھے معاف کرے۔ پھر اس نے مزید آیت کے آگے کا حصّہ پڑھا: "وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ" (ترجمہ) اور اللہ احسان کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔ اب فرمایا: جا! تو اللہ پاک کی رضا کے لئے آزاد ہے (یعنی اب وہ کنیز نہ رہی،

---

(11) **جواب دیجئے:**

س ۱) نفاقِ عملی کسے کہتے ہیں؟

س ۲) نفاقِ عملی سے بچنے کا طریقہ کیا ہے؟

www.farzuloom.net

دوسری عورتوں کی طرح آزاد ہوگئی)۔(ابن عساکر، ذکر من اسمہ علی، ۴۱/ ۳۸۷)

حدیث شریف:

حضرتِ ابو الدّرداء رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے عرض کی: یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ! کوئی ایسا (نیک) عمل بتائیں کہ جو مجھے جنَّت میں لے جائے؟ حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ”لَا تَغْضَبْ وَلَکَ الْجَنَّۃ“ یعنی غُصّہ نہ کیا کرو، تو تمہارے لئے جنَّت ہے۔(معجم اوسط ج۲ ص۲۰ حدیث ۲۳۵۳) علماء فرماتے ہیں: اس حدیث کا ایک مطلب یہ بھی ہے کہ جن چیزوں سے غصّہ آتا ہے، اُن سے دور رہو۔(اعلام الحدیث للخطابی ج۳ ص۲۱۹۷ مُلخصاً)

حضرت عبداللہ ابن عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا کہتے ہیں کہ ایک شخص نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے پاس حاضر ہوا عرض کیا یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ہم خادم کو کتنی بار (how many times) معافی دیں حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خاموش رہے اس نے پھر وہ سوال کیا، آپ خاموش رہے پھر جب تیسری بار سوال کیا تو فرمایا: اسے ہر دن میں ستر بار (70 times) معافی دو۔(ابوداؤد، ج۴، ص۳۴۱، بیروت) علماء فرماتے ہیں: یعنی ہر دن اسے بہت مرتبہ معاف کرو، یہ اس صورت میں ہو کہ غلام سے خطاءً (بھول سے) غلطی ہوجاتی ہو خباثت نفس سے (یعنی جان بوجھ کر) نہ ہو اور قصور بھی مالک کا ذاتی ہو (یعنی مالک کا کوئی نقصان پہنچایا ہو) شریعت کا یا قومی و ملکی قصور نہ ہو کہ یہ قصور (یعنی یہ غلط کام) معاف نہیں کیے جاتے۔(مراۃ، ج۵، ص۲۸۳ مُلخصاً)

غصّہ کسے کہتے ہیں؟:

بدلہ لینے کے لیے دل کے خون کا جوش مارنا (یعنی تیز ہو جانا)، غصّہ کہلاتا ہے (المفردات للراغب ص۶۰۸) مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: غُصّہ انسان کے اُس جوش (تیزی) کا نام ہے جو دوسرے سے بدلہ لینے یا اسے دور کرنے کے لیے ہو۔(مراۃ المناجیح ج۶ ص۶۵۵)

کیا غصّہ حرام ہے؟:

عوام میں یہ غَلَط مشہور ہے کہ ”غُصّہ حرام ہے“ غُصّہ ایک ایسی چیز ہے کہ جو آدمی کے ہاتھ میں نہیں یعنی

www.farzuloom.net

انسان کو آہی جاتا ہے، اِس میں انسان کی غلطی نہیں، ہاں غصّے کا بے جا(یعنی غَلَط) استِعمال بُرا ہے۔(غُصّے کا علاج ص۳۰ مُلخصاً)

غصّے کے تین درجات(levels)ہیں:

(۱)کم ہونا(۲)زیادہ ہونا(۳)مناسب ہونا۔

(۱)کم ہونا:

امام شافعی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جسے غصّہ دلایا جائے اور وہ غصّے میں نہ آئے تو وہ گدھا ہے۔ امام غزالی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جس شخص میں غصّہ نہ ہو تو وہ بالکل ناقص (یعنی نامکمل) شخص ہے۔(احیاء العلوم، جلد ۳، ص۵۱۱) فرمانِ آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: بے شک "سعد" غیرت مند ہیں اور "میں" ان سے زیادہ غیرت مند ہوں اور "اللہ پاک" مجھ سے بھی زیادہ غَیُّور ہے۔(المعجم الاوسط، ۲/۱۳۸، حدیث:۲۷۹۷)

طبیعت(nature)میں غصّہ ضرورت سے بھی کم ہونے کا نتیجہ(result)بے حیائی کی صورت میں نکلتا ہے لہٰذا جس کام پر غصّہ آنا چاہئے اس پر غصّہ نہ آنا بُری عادت ہے، جیسا کہ اپنے محارِم(مثلاً بہن، بیٹی، ماں)اور بیوی کی طرف سے ہونے والی کسی نامناسب بات (مثلاً بے پردگی) کو نظر انداز(ignore)کرنا۔(احیاء العلوم، جلد ۳، ص۵۱۵ مُلخصاً)

(۲)زیادہ ہونا:

غصّہ زیادہ ہونے کا معنٰی یہ ہے کہ انسان میں اتنا زیادہ ہو جائے کہ وہ عقل اوردِین دونوں کی سمجھ نہ رکھ پائے۔(احیاء العلوم، جلد ۳، ص۵۱۲، ۵۱۱ مُلخصاً) اور ظاہر ہے کہ یہ کوئی اچھی کیفیت(condition)نہیں۔ **غصّے** کا "اِزالہ"(یعنی بالکل ختم ہو جائے اور آئے ہی نہیں تو یہ) ممکن نہیں "اِمالہ" ہونا چاہئے یعنی **غصّے** کا رُخ (direction)کسی دوسری طرف کر دینا چاہئے کہ جہاں شریعت غصّے کو پسند کرتی ہے۔(غصّے کا علاج ص۳۱ مُلخصاً) مثلاً اپنے اوپر غصّہ کرے کہ میری نماز قضا کیوں ہوتی ہے یا میری جماعت یا رکعتیں کیوں نکل جاتی ہیں یا میرے فرض، واجب اور سُنّتِ مؤکّدہ علوم اب تک کیوں پورے نہیں ہیں؟ یا میں اب تک درست طریقے سے قرآنِ

www.farzuloom.net

پاک پڑھنا یا وضو کرنا یا نماز پڑھنا کیوں نہیں سیکھا؟ یا میں روزانہ تلاوتِ قرآن کیوں نہیں کرتا یا میں روزانہ 313 مرتبہ درود شریف کیوں نہیں پڑھتا؟ وغیرہ

(۳) مناسب ہونا:

وہ غصّہ اچھا ہے کہ جو عقل اور دین کے مطابق ہو اور جہاں برداشت کا موقع (opportunity) ہو وہاں غصّے پر قابو (control) کیا جائے، یہی وہ درمیانی حالت ہے جس کی تعریف پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ان الفاظ میں بیان فرمائی: "خَیْرُ الْاُمُوْرِ اَوْسَاطُھَا یعنی بہترین امور وہ ہیں جن میں میانہ روی (اعتدال۔ moderation) ہو۔" (شعب الایمان،۵/۲۶۱، حدیث:۶۶۰۱ عن مطرف)(احیاء العلوم، جلد ۳، ص ۵۱۷ مُلتقطاً)

غصّے کی طرف لے جانے والی کچھ چیزیں:

حضرتِ یحییٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام سے پوچھا: کونسی چیز زیادہ سخت ہے؟ فرمایا: اللہ پاک کا غَضَب۔ پوچھا: کونسی چیز اللہ پاک کے غَضَب کے قریب کرتی ہے؟ فرمایا: غصّہ کرنا۔ پوچھا: کونسی باتیں غصّہ دلاتی ہیں؟ فرمایا: تکبُّر (arrogance)، فخر و غُرور اور (علم نہ ہونے کی وجہ سے) غیرت۔ (احیاء العلوم، جلد ۳، ص ۵۲۴)

غصّہ پیدا کرنے والی چیزیں، کیسے دور ہوں؟:

عاجزی کے ذریعے فخر و غُرور (arrogance) کو دور کرے اور اپنی کمزوری اور غلطیوں کو پہچان کر اپنے آپ کو خود پسندی (self-regard) سے دور کرے۔ فخر و غُرور کو دور کرنے کے لئے اپنے آپ کو خادموں کی طرح ایک عام بندہ سمجھے۔ (احیاء العلوم، جلد ۳، ص ۵۲۵، مُلخصاً)

بے جا غصّے (unnecessary anger) سے بچنا ضروری ہے:

امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کچھ اس طرح فرماتے ہیں: غصّے کے علاج کی کوشش کرنا (کئی صورتوں میں) فرض ہے، کیونکہ اکثر لوگ غصّے ہی کی وجہ سے جہنّم میں جائیں گے۔ (کیمیائے سعادت ج ۲ ص ۶۰۱) (غصّے کا علاج ص ۵)

مدنی آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: بے شک غصّہ دل میں دہکنے والا ایک انگارہ (a burning ember) ہے، کیا تم غصّہ کرنے والے کی رگیں (veins) پھولتے (swell) اور آنکھیں لال ہوتے ہوئے نہیں دیکھتے،

لہٰذا جب تم میں سے کسی کو غصّہ آئے تو وہ بیٹھ جائے اور اگر بیٹھا تھا تو لیٹ جائے۔(شعب الایمان،۶/۳۱۰،حدیث:۸۲۹۰ بتغیر قلیل) اگر اس طرح بھی غصّہ ختم نہ ہو تو ٹھنڈے پانی سے وضو یا غسل کرے کیونکہ پانی ہی آگ کو بجھاتا ہے۔

(احیاء العلوم، جلد ۳، ص ۵۳۰)

کسی پر غُصّہ آئے تو اس سے بچنے کے کچھ طریقے:

{۱} جب کسی پر **غصہ** آئے اور اُسے مارنے کا دل کرے تو اپنے آپ کو اس طرح سمجھائیے: میں اگر دوسرے کو مار سکتا ہوں تو اس سے بہت زیادہ اللہ پاک مجھ پر قدرت اور طاقت رکھتا ہے، اگر میں نے **غصّے** میں کسی کو تکلیف پہنچائی تو قیامت کے دن اللہ پاک کے غضب (یعنی ناراضی) سے میں کس طرح محفوظ رہ سکوں گا!(غصّے کا علاج ص۲۸، مُلخصاً) {۲} اَعُوْذُ بِاللہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیم پڑھئے {۳} وَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلاَّ بِاللہ پڑھئے {۴} چپ ہو جائیے {۵} وُضو کر لیجئے {۶} (ہتھیلی (palm) میں پانی لے کر، سونگھ کر) ناک میں پانی چڑھائیے {۷} کھڑے ہیں تو بیٹھ جائیے {۸} بیٹھے ہیں تو لیٹ جائیے۔(احیاء العلوم ج۳ ص۲۱۵ مُلخصاً) {۹} جس پر غُصّہ آرہا ہے اُس کے سامنے سے ہٹ جائیے {۱۰} سوچئے کہ اگر میں غصّہ کروں گا تو ہو سکتا ہے دوسرا بھی غصّہ کرے اور بدلہ لے اور مجھے دشمن کو کمزور نہیں سمجھنا چاہئے {۱۱} اگر کسی کو غُصّے میں جھاڑ دیا تو سب کے سامنے ہاتھ جوڑ کر اُس سے مُعافی مانگئے، اِس طرح نفس (یعنی انسان خود) ذلیل ہو گا اور آئندہ (next time) غُصّہ کرتے وقت اپنی ذِلّت (humiliation) یاد آئے گی اور ہو سکتا ہے اس طرح کرنے سے غصّے کی عادت نکل جائے۔ وغیرہ

نوٹ: غصّے کے بارے میں مزید معلومات حاصل کرنے کے لئے شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنت حضرت علّامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطّار قادری** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا رسالہ **"غصّے کا علاج"** کو پڑھ لیجئے۔ (12)

---

(12) **جواب دیجئے:**

س ۱) کیا غصّہ حرام ہے؟

س ۲) بے جا غصّے کی عادت ہو تو اس سے بچنے کا طریقہ کیا ہے؟

www.farzuloom.net

37 "اللہ دیکھ رہا ہے"

اللہ پاک قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے:

(1)(ترجمہ Translation:)"کیا نہ جانا! کہ اللہ دیکھ رہا ہے" ۔(ترجمہ کنز العرفان)(پ ۳۰، سورۃ العلق، آیت ۱۴)

(2)(ترجمہ Translation:)"بے شک اللہ ہر وقت تمہیں دیکھ رہا ہے" ۔(ترجمہ کنز العرفان)(پ ۴، سورۃ النساء، آیت ۱)

حدیثِ مُبارک:

ایک حدیث میں یہ بھی ہے کہ حضرت جبریل امین عَلَیْہِ السَّلَام پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی پاس حاضر ہوئے اور کچھ سوالات کیے، اُن میں سے ایک سوال یہ تھا کہ "یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم! اِحسان کیا ہے؟" آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: تم اللہ پاک کی عبادت اس طرح کرو کہ گویا(یعنی یہ خیال کرو کہ) تم اللہ پاک کو دیکھ رہے ہو اور اگر تم (خیال میں) اللہ پاک کو نہیں دیکھ رہے تو وہ (یعنی اللہ پاک) تمہیں ضرور دیکھ رہا ہے۔

(بخاری، کتاب الایمان، ۱/ ۳۱، حدیث: ۵۰ ملتقطا)

علامہ قشیری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہمارے آخری نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا یہ فرمانا کہ اگر تم اسے نہیں دیکھ رہے تو وہ تمہیں ضرور دیکھ رہا ہے۔ مراقبہ کی طرف اشارہ ہے کیونکہ **مراقبہ** یہ ہے کہ "اللہ پاک اسے دیکھ رہا ہے"۔ (الرسالۃ القشیریۃ، باب المراقبۃ، ۲۲۵)

مراقبہ کسے کہتے ہیں؟:

مراقبہ کا مطلب ہے نظر رکھنا، دیکھ بھال کرنا وغیرہ۔ اصل میں مراقبہ یہ ہے کہ بندہ اپنی پوری توجّہ (attention) صرف اللہ پاک کی طرف رکھے اور اس بات کو سمجھ لے، جان لے، یقین (believe) کرلے اور اس بات کی طرف توجّہ (attention) رکھے کہ "اللہ پاک دیکھ رہا ہے"، یعنی اللہ پاک دلوں کی باتیں جانتا ہے، ہماری چھپی ہوئی باتوں (hidden things) کو بھی جانتا ہے، ہمارے اعمال کو بھی جانتا ہے، ہمارے ہر کام

www.farzuloom.net

کو دیکھ بھی رہا ہے۔ اگر یہ حالت، یہ سوچ صحیح طور پر بن جاتی ہے، تو یہ مُراقبہ ہے۔(احیاء العلوم،۵/۳۲۸ماخوذاً)

اسی طرح اکیلے میں(alone)، یا کسی بزرگ کے مزار پر سر جھکا کر دل میں اللہ پاک کی نعمتیں یاد کرنا، یا اپنی قبر و آخرت کے بارے میں سوچنا، یا اللہ پاک کی رحمت اور محبّت کی طرف توجّہ(attention)بڑھانا، یا اللہ پاک کے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یا اپنے مشائخ کا تصور کرنا تاکہ دل سے دنیا کی محبّت دور ہو اور بندہ اللہ پاک کی رضا اور خوشی والے کاموں میں مصروف (busy)ہو جائے۔ یہ سب صورتیں بھی مُراقبے کی ہیں۔(نجات دلانے والے اعمال ص ۶۲ ملخصاً)

مراقبہ کرنے کا ایک طریقہ:

مُراقبہ کرنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ ساری توجّہ (attention) ایک طرف کرکے آنکھیں بند کرلیں اور سَر جھکا کر بیٹھ جائیں، اب جس چیز کے لئے مُراقبہ کیا ہے اُس کے بارے میں سوچیں، جیسے ”اللہ پاک دیکھ رہا ہے “۔پہلے چند مِنَٹ کے لئے مُراقبہ کیا جائے، بعد میں آہستہ آہستہ وقت بڑھایا جائے۔ اِس کے علاوہ اور بھی مُراقبے ہوسکتے ہیں، مثلاً ”موت کی یاد کا مُراقبہ“، ”اللہ پاک کے خوف کا مُراقبہ“، ”اپنی آخرت اور قیامت کا مُراقبہ “ وغیرہ۔(ملفوظاتِ امیر اہلسنّت قسط ۸۸، ص ا ملخصاً)

مُراقبہ کرنے کا فائدہ:

اگر مُراقبہ کرتے رہیں گے کہ ”اللہ پاک دیکھ رہا ہے“ تو اِنْ شَآءَ اللہ! گُناہوں کی عادت نکل جائے گی۔ یوں سوچئے کہ اگر کوئی بندہ کسی کو گندی گالی دے رہا ہو اور اُسے معلوم ہو کہ میرے گھر والے سُن رہے ہیں تو اُسے کیسا لگے گا؟ ظاہِر ہے کہ شرم آئے گی۔ ربّ کو تو سب معلوم ہے تو اُس سے کتنی شرم و حیا آنی چاہیے!! اِس لئے اگر یہ مُراقبہ کرنے کی عادت ہو گی کہ ”اللہ پاک مجھے دیکھ رہا ہے اور اللہ پاک مجھے سُن رہا ہے“۔ تو اِنْ شَآءَ اللہ! گُناہوں کی عادت نکل جائے گی۔(ملفوظاتِ امیر اہلسنّت قسط ۸۸، ص ۶ ماخوذاً)

مُراقبے سے دور کرنے والی کچھ چیزیں:

(1) آخرت کی فکر کی کمی (2) دنیا میں آنے کے مقصد (aim) کو بھول جانا (3) اللہ پاک کی محبّت پیدا کرنے کے لیے کوششوں کی کمی۔ وغیرہ

مُراقبہ اپنانے کے کچھ طریقے:

{}حضرت ابو بکر شبلی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے پوچھا گیا: آپ نے مراقبہ کہاں سے سیکھا؟ تو فرمایا: ہماری ایک بلی تھی اس سے سیکھا ہے یوں کہ جب وہ شکار (مثلاً چوہے یا چڑیا کو پکڑنے) کا ارادہ کرتی تو بل کے پاس اس طرح بیٹھتی کہ اس کا ایک بال بھی حرکت نہ کرتا۔(احیاء العلوم،۵/۳۳۱ملخصاً) یعنی بندہ اپنی پوری توجّہ (attention) ایک طرف کرے {}"اللہ پاک دیکھ رہا ہے" کسی ایسی جگہ پر لکھ کر لگائیں کہ جہاں بار بار نظر پڑتی ہو {} بچوں کو بھی بات بات پر یہ کہتے رہا کریں کہ "اللہ پاک دیکھ رہا ہے" اس کا فائدہ یہ ہو گا کہ آپ کا اپنا ذہن بھی بنتا رہے گا {} ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم زیادہ تر اپنی نگاہیں نیچی رکھتے تھے، نگاہیں نیچی رکھنے کی عادت بنانا بھی مُراقبے کے لیے مددگار ہے۔ ایک شخص نے حضرت جنید بغدادی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے پوچھا: نگاہیں نیچی رکھنے پر میری کون سی بات مدد کر سکتی ہے؟ فرمایا: یہ ذہن بناؤ کہ جس کی طرف تم نظر کر رہے ہو اس سے پہلے تمہیں اللہ پاک دیکھ رہا ہے۔(احیاء العلوم ج۵، ص۳۲۵،ملخصاً) {} اپنی دینی و دنیاوی ضروریات سے فارغ ہو کر اکیلے (alone) رہنے کی عادت بنائیں[13]۔ وغیرہ

نوٹ: مراقبہ کی تفصیل جاننے کے لئے "**احیاء العلوم جلد ۵**" کو پڑھ لیجیے۔[14]

---

38 ریاکاری اور اپنے نیک کام سُنانا

اللہ پاک قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے:

---

(13) تنہائی (loneliness) کی تفصیل کے لیے topic number: 28 دیکھیں۔

(14) **جواب دیجئے:**

س۱) مُراقبہ کسے کہتے ہیں؟

س۲) مُراقبہ کی عادت کیسے بنے؟

(ترجمہ Translation:)"تو جو اپنے رب سے ملاقات کی اُمید (hope) رکھتا ہو اسے چاہئے کہ نیک کام کرے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے"۔(ترجمہ کنزالعرفان)(پ۱۶،الکہف:۱۱۰)علماء فرماتے ہیں: اس آیت میں شرک یعنی اللہ پاک کے علاوہ کسی اور کی عبادت کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ساتھ ہی ریاکاری یعنی اللہ پاک کو راضی کرنے کے علاوہ کسی اور کو دکھانے کے لئے عبادت کرنے سے بھی منع کیا گیا ہے۔(صراط الجنان،۶/۵۶ مفہوماً)

احادیثِ مُبارکہ:

(1) پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی ایک حدیث پاک کے مطابق قیامت کے دن ایک حافظِ قرآن، ایک اللہ کی راہ میں شہید ہونے والے اور ایک امیر سخی شخص کو لایا جائے گا اور انہیں جہنّم میں ڈال دیا جائے گا۔ کیونکہ اس حافظِ قرآن نے اس لئے قرآن حفظ کیا ہو گا تا کہ لوگ اُسے حافظ کہیں، اللہ کی راہ میں شہید ہونے والا اس لئے شہید ہوا ہو گا کہ اُسے بہادر کہا جائے، جبکہ امیر سخی شخص نے دنیا میں اس لئے سخاوت کی ہو گی (یعنی غریبوں کو مال دیا ہو گا) کہ لوگ اسے سخی (اور نیک) کہیں۔ ان تینوں میں سے کسی کا ارادہ اللہ پاک کو راضی کرنے کا نہیں ہو گا، یہی وجہ ہے کہ ان کو جہنّم میں ڈال دیا جائے گا۔(ترمذی،کتاب الزہد،۴/۱۶۹،حدیث:۲۳۸۹ ملخصاً)

(2) فرمانِ آخری نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم "اللہ پاک اُس عمل کو قبول نہیں کرتا جس میں رائی کے دانے (mustard seed) کے برابر بھی رِیا (یعنی دِکھاوا) ہو۔"(اَلتَّرغِیب وَالتَّرہِیب ج۱ ص۳۶ حدیث ۲۷)

ریاکاری کسے کہتے ہیں؟:

نیک کام ثواب کے لئے یا اللہ پاک کو خوش کرنے کے لئے نہ کرنا بلکہ اس لئے کرنا تا کہ لوگ اُسے نیک سمجھیں یا لوگوں سے مال مِل جائے یا لوگ اس کی تعریف کریں یا اسے عزّت وغیرہ دیں، یہ ریاکاری ہے۔ (اَلزّواجر ج۱ ص۷۶ ملخصاً) بہارِ شریعت میں کچھ یوں ہے: "رِیا" یعنی دِکھاوے کیلئے (نیک) کام کرنا اور "سُمعَہ" یعنی اِس لئے (نیک) کام کرنا کہ لوگ سنیں گے اور اچھا جانیں گے، یہ دونوں چیزیں بہُت بُری ہیں، اِن کی وجہ سے عبادت کا ثواب نہیں ملتا بلکہ گناہ ہوتا ہے اور یہ شخص عذاب کا حقدار (entitled) ہے۔(بہارِ شریعت ج۳،ص ۶۲۹)

ریاکاری کی کچھ مثالیں:

{}لوگوں کے دلوں میں جگہ پیدا کرنے کے لئے لمبی نماز پڑھنا{} سیٹھ صاحب کا اس لئے غریبوں میں خیرات بانٹنا کہ غریب لوگ اس کے آس پاس جمع ہو کر اِسے حاجی صاحب! سیٹھ صاحب! کہیں اور عاجزی و نرمی سے اس سے بھیک مانگیں۔ وغیرہ (نیکی کی دعوت ص ۶۷۔۷۳، ماخوذاً)

ریاکاری کی مثالوں کی تفصیل (یعنی وضاحت۔explanation):

یاد رہے! رِیاکاری کی یہ مثالیں اس لیے ہیں کہ آپ اپنے آپ میں رِیاکاری ڈھونڈئیں۔ یہ اس لیے نہیں ہیں کہ آپ کسی دوسرے کو رِیاکار کہہ دیں کیونکہ رِیاکاری کا تعلّق دل سے ہے اور کسی کے دل کے حالات (condition) کو ہر کوئی نہیں جانتا ۔ لہٰذا اِن مثالوں کو پڑھ، سن کر کسی مسلمان پر بدگمانی کرنے کی اجازت نہیں، کہ بدگمانی حرام اور جہنَّم میں لیجانے والا کام ہے اوراِسی طرح کسی کے بارے میں تجسُّس (یعنی گناہ کی تلاش) کرنا، اس کے عیب (faults) کھولنے کی کوشش کرنا اوراس میں رِیاکاری کی نشانیاں (signs) تلاش کرنا تاکہ اس کو بدنام کیاجائے یہ بھی حرام ہے۔(نیکی کی دعوت، ۷۸ماخوذاً) یہ بات بھی ذہن میں رہے کہ اگر وہ شخص واقعی (really) رِیاکاری (show off) کر رہا ہو تو ہمارا حسنِ ظنّ (یعنی اچھا گمان) اُسے گناہ سے بچا نہیں سکے گا کیونکہ ریاکاری حرام و گناہ اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔

ریاکاری کی کچھ نشانیاں (signs):

حضرتِ علی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے فرمایا: "رِیاکار" کی تین (3) نشانیاں (signs) ہیں: (1) اکیلے میں (alone) ہو تو عمل میں سستی کرے (lazy ہو جائے) اور لوگوں کے سامنے ہو تو چستی دکھائے (active ہو جائے) (2) تعریف کی جائے تو عمل زیادہ دے اور (3) بُرائی کی جائے تو عمل کم کر دے۔(الزواجر، ۱/۸۶)

ریاکاری کی طرف لے کر جانے والی کچھ چیزیں:

(۱) عزّت اور شہرت ملنے (fame ہونے) کی خواہش (۲) لوگوں کی طرف سے بُرائی کا ڈر (۳) مال و دولت کی لالچ وغیرہ۔ امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ "رِیاکاری" کو اِس طرح کی مِثال سے سمجھاتے ہیں: مثلاً کوئی

شخص سارا دن بادشاہ کے سامنے کھڑا رہے جس طرح خادم (servent) کی عادت ہوتی ہے اور بادشاہ کے سامنے یہ ظاہر کرے کہ صرف آپ کی ملاقات کے لئے حاضر ہوا ہوں لیکن وہ بادشاہ کی خدمت (service) کرنے نہیں آیا بلکہ اُس کی کسی کنیز کو دیکھنے کے لیے آیا ہو تو یہ (یعنی اُس شخص کا کھڑا ہونا) بادشاہ کے ساتھ یقیناً مذاق ہے۔ اور اِس سے زیادہ نفرت والی بات کیا ہوگی کہ کوئی شخص اللہ پاک کی عبادت اُس کے کمزور بندے کو دکھانے کے لئے کرے جو اپنی طرف سے اُسے کوئی فائدہ نہیں دے سکتا۔

(اِحیاءُ الْعُلوم ج۳ ص۳۶۹ مُلَخَّصًا)

اپنے ہر عمل پر غور کریں:

فضائلِ دعا میں دعا کے ادب نمبر ۳۳ میں کچھ یوں لکھا ہے: دعا میں آنسو ٹپکانے (یعنی رونے) کی کوشش کرے اگرچہ ایک ہی قطرہ (drop) ہو کہ یہ دعا قبول ہونے کی دلیل (proof) ہے۔ رونا نہ آئے تو رونے جیسا منہ بنائے کہ نیک لوگوں جیسی صورت بنانا بھی نیک کام ہے (یعنی نیک لوگ روتے ہیں اور ہم رو نہیں پا رہے مگر کوشش کر رہے ہیں کہ نیک لوگ کی طرح ہمارا بھی چہرہ (face) ہو جائے)۔ اعلیحضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس کے بارے میں کچھ اس طرح فرماتے ہیں: یہ رونے جیسی صورت بنانا، اللہ پاک کی پاک بارگاہ میں نیک لوگوں کی صورت بنانے کی نیّت سے ہو۔ ایسا نہ ہو کہ دوسروں کو دکھانے کے لیے اس طرح کی صورت بنائے کہ اب ایسا کرنا رِیاکاری اور حرام ہے، یہ نکتہ یاد رہے۔ (فضائل دعا ص ۸۱،۸۲)

رِیاکاری سے توبہ کی برکت:

مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کچھ اس طرح لکھتے ہیں: "رِیا" سے عبادت قبول نہ ہونے کا ڈر ہے۔ اگر "رِیاکار"، "رِیاکاری" سے (سچّی) توبہ کرے (یعنی جس طرح توبہ کرنے کا حکم ہے، اس طرح توبہ کرے) تو اس پر "رِیا" کی عبادت کی قضا لازم نہیں بلکہ اس توبہ کی بَرَکت سے پچھلی (previous) قبول نہ ہونے والی عبادت بھی قبول ہو جائیں گی۔ کوئی شخص "رِیا" کے خوف سے عبادت نہ چھوڑے بلکہ "رِیا" سے بچنے کی دعا کرے۔ (مراٰۃ المناجیح ج۷ ص۱۲۷ ملخصاً)

www.farzuloom.net

ریاکاری سے بچنے کے کچھ طریقے:

{}دعا کرے{}ریاکاری کے نقصانات کی معلومات حاصل کرے{} اخلاص پیدا کرنے کی کوشش کرے{} نیّتوں کی اصلاح کرے{}ریاکاری کے وسوسوں کا علاج کرے{} اکیلے (alone) ہوں یا سب کے سامنے، ایک جیسا عمل کرے{} نیکیاں چھپانے کی کوشش کرے{} اچھے دوستوں کے ساتھ رہیں{}ریاکاری سے بچنے کے وظائف پڑھے۔ وغیرہ (تفصیلات کے لیے نیکی کی دعوت صفحہ ۳۸ تا۴۸ کو پڑھ لیجئے)

نوٹ: ریاکاری کے بارے میں مزید جاننے کے لئے شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنت حضرت علّامہ مولانا ابوبلال **محمد الیاس عطّار قادری** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی کتاب "**نیکی کی دعوت**" (صفحہ 63 تا 100) کو پڑھ لیجئے۔[15]

----

39 "حسد اور رشک"

اللہ پاک قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے:

(ترجمہ Translation:) "اور اس کی آرزو نہ کرو جس سے اللہ نے تم میں ایک کو دوسرے پر بڑائی دی" ۔ (ترجمہ کنز الایمان) (پ ۴، النساء: ۳۲) علماء فرماتے ہیں: جب ایک اِنسان دوسرے کے پاس کوئی ایسی نعمت دیکھتا ہے جو اس کے پاس نہیں تو اس کا دل اُس نعمت کو پانا چاہتا ہے۔ ایسی صورت میں اس کے دل کی حالت دو (2) طرح کی ہوتی ہے (نمبر ۱) وہ انسان یہ چاہتا ہے کہ یہ نعمت دوسرے کے ہاتھ سے نکل جائے اور مجھے مل جائے۔ یہ "حسد" ہے اور حسد حرام و گناہ اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔ (نمبر ۲) دوسرے سے نعمت چلے جانے

---

(15) **جواب دیجئے:**

س۱) ریاکاری کسے کہتے ہیں؟

س۲) ریاکاری سے بچنے کا طریقہ کیا ہے؟

www.farzuloom.net

کی خواہش(desire)نہ ہو بلکہ یہ چاہتا ہو کہ اس جیسی مجھے بھی مل جائے، اسے ”غبطہ“(اور ”رشک“) کہتے ہیں۔(صراط الجنان، پ:۴، النساء، تحت الآیۃ:۲،۳۲/۱۹۱ ملخصاً)

حسد جہنّم میں لے جانے والا کام ہے:

حسد حرام(اور گناہ) ہے اور اس باطنی بیماری کے بارے میں علم حاصل کرنا فرض ہے۔(صراط الجنان، جلد اوّل، ص ۱۶۴ ملخصاً) البتہ اگر کوئی شخص اپنے مال و دولت وغیرہ کی وجہ سے گمراہی پھیلاتا ہو تو اُس کے فتنے اور نقصان سے بچنے کے لئے اُس کی نعمت چھن جانے کی خواہش حَسَد نہیں۔(ماخوذ از صراط الجنان، ۱/۱۸۸)

فرامین آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم:

(1) حَسَد سے دور رہو کیونکہ حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ خشک لکڑیوں یا گھاس کو کھا جاتی ہے۔(ابو داوٗد، کتاب الادب، ۴/۳۶۱، حدیث:۴۹۰۳)

(2) حسد ایمان کو اس طرح تباہ کر دیتا ہے جیسے ایلوا(ایک کڑوے درخت کا جماہوا رَس) شہد کو خراب کر دیتا ہے۔

(جامع صغیر، حرف الحاء، ص ۲۳۲، حدیث:۳۸۱۹)

حَسَد کسے کہتے ہیں؟:

کسی کی دینی یا دنیوی نعمت چھن جانے کی خواہش(desire) کرنا یا یہ چاہنا کہ فلاں شخص کو یہ نعمت نہ ملے۔

(الحدیقۃ الندیہ، الباب الثانی، ۳/۳۴)

حَسَد کی کچھ مثالیں:

{} کسی مال دار کو دیکھ کر یہ خواہش کرنا کہ اس کے ہاں چوری یا {} ڈکیتی ہو جائے یا {} اِس کی دُکان و مکان میں آگ لگ جائے اور {} کسی کو دین یا دنیا کے اعلیٰ منصب و مرتبے (position) پر دیکھ کر جلنا اور خواہش(desire) کرنا کہ اِس سے کوئی غلطی ہو جائے اور یہ مرتبہ اِس سے چھن جائے {} فلاں آدمی کی عزّت خراب ہو جائے {} اور وہ ہمیشہ ذلیل ہی رہے۔ وغیرہ

حسد کی ایک نشانی(sign):

حضرت وھب بن منبِہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں کہ حاسِد کی تین نشانیاں ہیں:(1) جس سے حسد کرتا ہے، اگر وہ موجود ہو تو اُس کی چاپلوسی (یعنی بے جا تعریف unreasonable compliments) کرنا (2) جہاں وہ نہ ہو، اُس جگہ اس کی غیبت کرنا (3) جس سے حسد کرتا ہے، اُس کی مصیبت پر خوش ہونا۔

(منہاج العابدین، ص ۷۴ دار الکتب العلمیۃ بیروت مُلخصاً)

حاسد کی مثال اس شخص کی طرح ہے جو دشمن کو مارنے کے لیے پتھر پھینکے لیکن وہ دشمن کو لگنے کے بجائے (اوپر سے گر کر) اُسی شخص کی سیدھی آنکھ پر لگے اور وہ پھوٹ جائے تو اُسے اور زیادہ غصہ آئے۔ اب دوسری بار اور زور سے پتھر پھینکے لیکن اس بار بھی دشمن کو لگنے کے بجائے (اوپر سے گر کر) اسی کو لگے اور اُس آدمی کی دوسری آنکھ بھی پھوٹ جائے، تیسری بار اس کا اپنا سر پھٹ جائے اور اس کا دشمن سلامت رہے۔

(کیمیائے سعادت، پیدا کردن علاج حسد، ۲/ ۶۱۴ مُلخصاً)

حسد کی طرف لے جانے والی کچھ باتیں:

(۱) احساسِ کمتری (یعنی کسی چیز کے نہ ملنے پر، دل میں کمی محسوس کرنا) (۲) قناعت (یعنی جو ہے، اُس پر راضی اور خوش) نہ ہونا (۳) خواہشات (desires) بہت زیادہ ہونا (۴) بُغض (یعنی کسی کے لیے دل میں نفرت ہونا) (۵) غصّہ۔ وغیرہ

حسد، غصّے سے پیدا ہوتا ہے۔ جب انسان کو غصہ آئے اور وہ غصّہ نکال نہ سکتا ہو (مثلاً سیٹھ پر غصّہ آیا) تو وہ غصّہ اندر کی طرف چلا جاتا ہے پھر وہ حسد بن جاتا ہے۔ (الزواجر، الباب الاول، ۱/ ۱۲۴ مُلخصاً)

حسد سے بچنے کے کچھ طریقے:

{} اللہ پاک سے سچّی توبہ اور دعا کریں {} اللہ پاک نے جتنا دیا ہے، اُس پر خوش رہیں {} حضرتِ ابو الدَّرداء رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے فرمایا: جو موت کو کثرت کے ساتھ (یعنی زیادہ) یاد کرے اس کے حَسَد میں کمی آجائے گی۔ (مصنّف ابن ابی شیبہ، کتاب الزھد، ۸/ ۱۶۷، حدیث: ۴) {} فرمانِ مُصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: ایک دوسرے کو تحفہ دیا کرو کہ اس سے حسد دور ہو جاتا ہے (مشکاۃ المصابیح، کتاب البیوع، الحدیث: ۳۰۲۷، ج ۲، ص ۱۸۷) {} کسی کی دینی عزّت و شہرت دیکھ کر اُسے بَرَکت کی

www.farzuloom.net

دعا دیجئے کہ اسے یہ عزّت اللہ پاک نے دی ہے {} جن کو ہم سے زیادہ نعمتیں ملی ہیں، اُن کو دیکھنے کے بجائے، اُن لوگوں کو دیکھئے جنہیں ہم سے کم نعمتیں ملی ہیں {} دوسروں کی خوشی میں خوش رہنے کی عادت بنائیں {} جب بھی دل میں کسی سے حَسَد پیدا ہو تو "اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم" اور "لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَظِیْم" پڑھ کر اِس شیطانی خیال کو دور کیجئے {} حسد کی جگہ غبطہ (یعنی رشک) کریں۔ حضرتِ فضیل بن عیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: رشک ایمان سے ہے اور حسد نفاق سے، مؤمن رشک کرتا ہے حسد نہیں کرتا اور منافق (16) حسد کرتا ہے رشک نہیں کرتا۔ (حلیۃ الاولیاء، الفضیل بن عیاض، ۸/۹۸، رقم: ۱۱۴۸۷)

غبطہ (رشک) کی تعریف:

کسی شخص میں کوئی خوبی یا اس کے پاس کوئی نعمت دیکھ کر یہ خواہش (desire) کرنا کہ مجھے بھی یہ خوبی یا نعمت مل جائے اور اس شخص کے پاس بھی رہے تو یہ "غبطہ" یعنی رشک ہے۔ (بہار شریعت، حصہ شانزدہم، ۳/۵۴۲ ملخصاً)

غبطہ (رشک) کا ثواب:

حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: ایک شخص وہ ہے جسے اللہ پاک نے مال اور علم دیا اور وہ اس میں اپنے ربّ سے ڈرتا ہے اور صلہ رحمی (یعنی رشتہ داروں کے ساتھ نیک سلوک، اچھا برتاؤ) کرتا ہے اور اس میں اللہ پاک کے حق کو جانتا ہے، یہ شخص سب سے افضل مرتبہ میں ہے اور دوسرا شخص وہ ہے جسے اللہ پاک نے علم دیا، مال نہیں دیا، یہ شخص سچی نیت کے ساتھ کہتا ہے کہ اگر میرے پاس مال ہوتا تو میں فلاں کی طرح عمل کرتا پس یہ اس کی نیّت ہے اور ان دونوں کا ثواب برابر ہے۔ (ترمذی، کتاب الزھد، ۴/۱۴۶، حدیث: ۲۳۳۲) **یاد رہے!** اگر کسی کے پاس مال ہے اور وہ اس سے گناہ کرتا ہے تو اس پر "غبطہ" کرنا کہ اس کے پاس بھی مال ہو اور یہ بھی یوں گناہ کرتا رہے اور میں بھی کرتا رہوں، اس کی شرعاً اجازت نہیں۔

(16) منافق اور نفاق کی تفصیل کے لیے topic number: 35 دیکھیں۔

www.farzuloom.net

نوٹ: حسد کی تفصیل جاننے کے لئے "**احیاء العلوم جلد ۳**" کو پڑھ لیجئے۔ [17]

---

40 "توبہ"

اللہ پاک قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے:

(1)(ترجمہ Translation:)"بیشک اللہ بہت توبہ کرنے والوں سے محبت فرماتا ہے"۔(پ۲،البقرہ، آیت:۲۲۲)(ترجمہ کنزالعرفان)

(2)(ترجمہ Translation:)"اور وہی ہے جو اپنے بندوں سے توبہ قبول فرماتا ہے اور گناہوں سے درگزر(یعنی مُعاف) فرماتا ہے اور جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو"۔(پ۲۵،الشوریٰ،آیت:۲۵)(ترجمہ کنزالعرفان)

(3)(ترجمہ Translation:)"اے ایمان والو!اللہ کی طرف ایسی توبہ کرو جس کے بعد گناہ کی طرف لوٹنا (یعنی دوبارہ گناہ کرنا) نہ ہو"۔(پ۲۸،سورۃ التحریم،آیت۸)(ترجمہ کنزالعرفان) علماء فرماتے ہیں: یعنی اے ایمان والو! اللہ پاک کی بارگاہ میں ایسی سچی توبہ کرو جس کا اثر(effects) توبہ کرنے والے کے اَعمال میں نظر آئے اور اس کی زندگی اللہ پاک کے حکم کے مطابق عبادتیں کرتے ہوئے گزرے اور وہ گناہوں سے بھی بچتا رہے۔(صراط الجنان ۱۰/۲۱۲ ملخصاً)

فرامینِ آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم:

1) گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے کہ گویا اس نے کوئی گناہ کیا ہی نہ ہو۔(السنن الکبری، رقم ۲۰۵۶۱، ج۱۰، ص۲۵۹)

2) جب بندہ اپنے گناہوں سے توبہ کرتا ہے تو اللہ پاک لکھنے والے فرشتوں کو اسکے گناہ بھلا دیتا ہے، اسی طرح

---

(17) **جواب دیجئے:**

س۱) حسد کسے کہتے ہیں؟

س۲) حسد سے بچنے کا طریقہ کیا ہے؟

اس کے اعضاء(یعنی ہاتھ پاؤں) کو بھی بھلا دیتا ہے اور اس کے زمین پر نشانات (signs) بھی مٹا ڈالتا ہے۔ یہاں تک کہ قیامت کے دن جب وہ ا اللہ پاک سے ملے گا تو اللہ پاک کی طرف سے اسکے گناہ پر کوئی گواہ (witness)نہ ہو گا۔ (الترغیب والترھیب، کتاب التوبۃ والزھد، رقم ۱۷، ج ۴، ص ۴۸)

توبہ کسے کہتے ہیں؟:

جب بندے کو اس بات کی پہچان حاصل ہو جائے کہ گناہ کا نقصان بہت بڑا ہے، گناہ بندے اور اس کے ربّ کی رحمت کے درمیان رکاوٹ (obstacle)ہیں تو وہ اپنے گناہ پر شرمندہ (embarrassed)ہو گا اور اس بات کا اِرادہ(intention) کرتا ہے کہ میں گناہ کو چھوڑ دوں گا، آئندہ(next time) گناہ نہ کروں گا اور جو پہلے کیے ان کی وجہ سے میری نیکیوں میں جو کمی ہوئی اسے پورا کرنے کی کوشش کروں گا تو یہ سب مل کر "توبہ" کہلاتی ہے۔(اِحیاءالعلوم، ۴/۱۱ ملخصا)

گناہوں سے توبہ کا طریقہ:

{} ہر مسلمان پر ہر گناہ سے فوراً توبہ کرنا واجب ہے۔ (احیاءالعلوم، ج ۴، ص ۷ ماخوذا)

{} اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہ کچھ اس طرح فرماتے ہیں: کوئی گناہ ایسا نہیں کہ سچی توبہ کے بعد باقی رہے یہاں تک کہ شرک و کفر (بھی باقی نہیں رہتے)۔ سچی توبہ کے یہ معنی ہیں کہ (۱) گناہ پر اس لئے نادم اور شرمندہ ہو کہ گناہ اللہ پاک کی نافرمانی ہے، (۲) گناہ فوراً چھوڑ دے اور (۳) آئندہ (next time) کبھی اس گناہ کے پاس نہ جانے کا سچے دل سے پکا ارادہ (intention) کرے۔(فتاویٰ رضویہ، جلد ۲۱ ص ۱۲۲-۱۲۱ ملخصاً)

{} ہر گناہ کی توبہ ایک جیسی نہیں، بلکہ مختلف (different) گناہوں کی توبہ بھی مختلف ہے۔ اگر اللہ پاک کے حقوق (rights) پورے نہ کئے ہوں (اور اُن حقوق کی کمی پوری کی جاسکتی ہے) مثلاً نمازیں قضا کی ہوں، رمضان کے روزے نہ رکھے ہوں، فرض زکوۃ ادا نہ کی ہو، حج فرض ہونے کے بعد حج نہ کیا ہو تو اُن سے توبہ یہ ہے کہ نماز کی قضا پڑھ لے، روزے رکھ لے، زکوۃ ادا کرے ، حج کرے اور شرمندگی (embarrassing) کے ساتھ اللہ پاک سے سچے دل سے مُعافی مانگے۔ (صراط الجنان جلد ۴، ص ۲۲۸ ملخصاً)

{} اگر اپنے کان، آنکھ، زبان، پیٹ، ہاتھ پاؤں اور جسم کے دوسرے حصّوں(parts) سے ایسے گناہ کئے ہوں جن کا تعلق اللہ پاک کے حقوق(rights) کے ساتھ ہو مگر بندوں کے حقوق کے ساتھ نہ ہو (اور اُن حقوق کی کمی پوری نہ کی جاسکتی ہو) جیسے غیر مَحرم عورت (کہ جس سے پردہ کرنے کا حکم ہے) کی طرف دیکھنا، قرآنِ مجید کو بغیر وضو پکڑنا، شراب پینا، گانے باجے سننا وغیرہ۔ تو اِن سے توبہ یہ ہے کہ اللہ پاک سے اپنے گناہوں پر شرمندگی (embarrassing) اور افسوس کا اظہار کرے (یعنی اللہ پاک سے دعاوغیرہ میں اپنی غلطی مانے کہ مجھ سے یہ کام غلط ہوا) اور آئندہ (next time) یہ گناہ نہ کرنے کا پکا ارادہ (intention) کرتے ہوئے معافی مانگے اور اس کے بعد کچھ نہ کچھ نیک کام کرے کیونکہ نیکیاں گناہوں کو مٹادیتی ہیں۔

(صراط الجنان جلد ۴، ص ۲۲۸ ملخصاً)

{} اگر بندوں کے حقوق ضائع کئے ہوں تو ان کی تین صورتیں ہیں:

(1) بندوں کے حقوق(rights) کا تعلق، اگر صرف قرض(loan) کے ساتھ ہے۔ جیسے خریدی ہوئی (purchased) چیز کی قیمت(price)، مزدور (laborer) کی اجرت(wages) یا بیوی کا مہر (وہ مخصوص(specific) مال (یعنی رقم، سامان، جائیداد وغیرہ) کہ جو نکاح کے دوران طے کی جاتا ہے کہ مرد اپنی بیوی کو دے گا) وغیرہ۔ تو اس کی توبہ کا طریقہ یہ ہے کہ ان حقوق کو ادا کرے (یعنی مال دے دے) یا صاحبِ حق (یعنی جس کا مال ہے، اُس) سے معافی حاصل کرے۔

(2) بندوں کے حقوق(rights) کا تعلق، اگر صرف ظلم کے ساتھ ہے۔ جیسے کسی کو مارا، گالی دی یا غیبت کی اور اس کی خبر اس تک پہنچ گئی۔ تو اس کی توبہ کا طریقہ یہ ہے کہ صرف صاحبِ حق (یعنی جس کا حق ضائع کیا ہے، اُس) سے معافی حاصل کرے۔ (صراط الجنان جلد ۴، ص ۲۲۸ ملخصاً) مثلاً ماں باپ، بہن بھائی، بیوی یا دوست وغیرہ کی دل آزاری کی (یعنی تکلیف دی) ہے تو اُس سے اِس طرح مُعافی مانگے کہ وہ مُعاف کردے۔ **یادرہے!** صِرف مسکرا کر sorry کہہ دینا ہر معاملہ میں کافی نہیں ہوتا! (بُرے خاتمے کے اسباب ص ۲)

(3) بندوں کے حقوق(rights) کا تعلق، اگر قرض اور ظلم دونوں کے ساتھ ہے۔ جیسے کسی کا مال چرایا، چھینا،

لوٹا، کسی سے رشوت لی، سود لیا یا جوئے میں مال جیتا وغیرہ۔ تو اس سے توبہ کا طریقہ یہ ہے کہ وہ حقوق (rights) ادا بھی کرے اور صاحبِ حق (یعنی جس کا حق ضائع کیا ہے، اُس) سے معافی بھی حاصل کرے۔ (صراط الجنان ۴/۲۲۸ ملخصاً) اگر وہ شخص انتقال کر گیا ہو تو اس کے وارثوں (یعنی مخصوص رشتہ داروں۔ specific relatives) کو دے دے یا پھر اُن سے معاف کروالے۔ اگر اس شخص کا پتا ہی نہیں چل رہا ہو، نہ ہی اس کے وارثوں کا پتا چل رہا ہو، تو اتنا مال اُس شخص کی طرف سے صدقہ کرے اور یہ نیّت بھی کرے کہ اگر وہ شخص یا اس کے وارث (یعنی مرنے والے کے مال کے صحیح حقدار (entitled)) بعد میں مل گئے اور انہیں اِس صدقے سے اتفاق نہ ہوا یعنی انہوں نے اپنے پیسے مانگے تو میں انہیں اتنی رقم دے دونگا۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد ۲۱ ص ۱۲۱-۱۲۲ ملخصاً) سود میں لئے گئے مال کے بارے میں یہ بھی اجازت ہوتی ہے کہ جس سے لیا ہے اسے دینے کی بجائے، پہلے ہی صدقہ کر دے یعنی سود دینے والے ہی کو واپس کرنا ضروری نہیں ہوتا۔ (صراط الجنان ۹/۵۳)

{} اگر توبہ کی سب باتیں پوری ہوں تو (اللہ پاک کی رحمت سے) توبہ ضرور قبول ہوگی کیونکہ یہ اللہ پاک کا وعدہ ہے اور اللہ پاک اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔ (صراط الجنان ۴/۲۲۸ ملخصاً)

نوٹ: بندوں کے حقوق (rights) کی سب صورتوں میں اللہ پاک سے بھی توبہ کرے کہ لوگوں کے حقوق پورا نہ کرنے والے نے اللہ پاک کا حق بھی پورا نہیں کیا کہ اللہ پاک نے ہی بندوں کے یہ حقوق پورے کرنے کا حکم فرمایا ہے۔

{} اگر گناہ چھپ کر کیا (مثلاً اکیلے میں (alone)، اپنے موبائل پر گانے سنے اور فلمیں دیکھیں) تو اس کی توبہ بھی اکیلے میں کرنا ہوگی۔ (فتاوی رضویہ، ۲۱ / ۱۴۲ ملخصاً) جو گناہ چھپ کر کیا، اُس کے بارے میں دوسرے کو بتانا، چھپ کر کرنے والے گناہ سے بھی بُرا گناہ ہے (فتاوی رضویہ، ۲۱ / ۱۴۴ ملخصاً) فرمانِ مُصطفیٰ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: میری سب اُمت عافیت (یعنی امن اور سلامتی) میں ہے سوائے اُن لوگوں کے جو گناہ ظاہر کرتے ہیں (یعنی گناہ ظاہر کرنے والے امن اور سلامتی میں نہیں)۔ (صحیح البخاری ۲ / ۸۹۶) یہاں تک کہ اگر کوئی وتر کی قضا لوگوں کے سامنے کرے تو تیسری (3^{rd}) رکعت میں پڑھی جانے والی دعا سے پہلے کی تکبیر (یعنی اَللّٰہُ اَکْبَر) کے لیے ہاتھ نہ اُٹھائے (یعنی

اگر وہ تیسری رکعت میں ہاتھ اُٹھائے گا تو لوگ سمجھ جائیں گے کہ یہ شخص قضا نماز پڑھ رہا ہے) کہ اس وقت تکبیر کے لیے ہاتھ اُٹھانا، لوگوں کو اپنے گناہ کا پتا دینا ہے۔(بہار شریعت ح۴، ص۷۰۸، مسئلہ ۱۵ ملخصاً)

{} اگر گناہ سب کے سامنے ہوا مثلاً سب کے سامنے شراب پی وغیرہ۔ تو اس گناہ کی توبہ بھی اعلانیہ کرے۔(فتاوی رضویہ، ۲۱/ ۱۴۲ ملخصاً) سَو(100) کے سامنے گُناہ کیا، تو توبہ بھی سو(100) کے سامنے ہی ہو گی۔ ایسا نہیں ہو سکتا کہ کسی کونے(corner) میں ایک، دو کے سامنے توبہ کرلی (فتاوی رضویہ شریف جلد ۲۱، ص ۱۴۶ ماخوذا)۔ فرمانِ آخری نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم: تم میں سے جب کوئی گناہ کرلے تو توبہ کر لے، چھپ کر ہونے والے گناہ کی توبہ چھپ کر اور سب کے سامنے ہونے والے گناہ کی توبہ سب کے سامنے۔(اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیر ج۲۰، ص۱۵۹، حدیث ۳۳۱) **یاد رکھیں!** جب گناہ پر شرمندگی(embarrassing) ہو تو فوراً اللہ پاک سے توبہ کر لے، معافی مانگ لے اور فوراً ایسی کوشش شروع کردے کہ جن جن کے سامنے گناہ کیا تھا، اُن کے سامنے توبہ ہو جائے یا انہیں توبہ کی اطلاع کر دے۔

{} کچھ گناہ ایسے ہوتے ہیں کہ جن کو کرنے سے بندہ مسلمان نہیں رہتا اور وہ گناہ کُفر ہے کہ جو صاف کُفر کرے تو وہ کافر ہو جاتا ہے۔ مثلاً اللہ پاک کو ظالم کہنا وغیرہ۔(تفصیل کے لیے امیر اہلسنّت کی کتاب: کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب کو پڑھ لیجیے) **یاد رہے:** کسی کے کافر ہونے کا فیصلہ ہم نہیں کرسکتے، یہ علمائے کِرام کا کام ہے۔ کسی نے اس طرح کی کوئی بات بولی تو"دارالافتاء اہلسنّت" سے پوچھ لیجئے۔

{} کسی نے کفر بول دیا، اس کو دوسرے نے اس طرح توبہ کروادی کہ کفر بکنے والے کو معلوم تک نہیں ہوا کہ میں نے فلاں کفر کیا تھا اور یہ اُس کی توبہ ہے (مثلاً کسی نے اللہ پاک کو ظالم بولا (مَعَاذَاللہ! یعنی اللہ پاک کی پناہ)، تو دوسرے نے کہا: ہم مل کر اپنے سب گناہوں اور کفریہ جملوں سے توبہ کرتے ہیں اور اس طرح کے جملے سب نے بول لیے)، یوں توبہ نہیں ہو سکتی، اس کا کفر ابھی بھی باقی ہے۔ جس کفر سے توبہ کرنی ہو، وہ اسی وقت ہو گی جبکہ وہ اُس کفر کو کفر مانے اور دل میں اس کفر سے نفرت بھی ہو پھر جو کفر کیا ہے، اس کا ذکر کرتے ہوئے توبہ کرے۔ مثلاً جس نے اللہ پاک کو ظالم کہہ دیا تھا، وہ اس طرح کہے:"یا اللہ پاک! میں نے جو تجھے ظالم کہہ دیا تھا، اس کفر سے توبہ کرتا ہوں لَااِلٰہَ اِلَّااللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ"۔ اس طریقے سے، خاص اس کفر سے توبہ بھی ہو گئی اور بندہ دوبارہ مسلمان بھی ہو گیا۔(کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص ۶۲۲، ۲۸ کلمات کفر، ص۹ ملخصاً)

www.farzuloom.net

نوٹ: یہ بات یاد رہے کہ جتنے لوگوں کے سامنے کفر کیا، اُن سب کے سامنے توبہ کرنی ہوگی یا انہیں اپنی توبہ کی اطلاع کرنی (information دینی) ہوگی۔

{} اگر کئی کفر بولے ہوں اور یاد نہ ہو کہ کیا کیا بولا تو یوں کہے: "یا اللہ پاک! آج تک مجھ سے جو جو کفر ہوئے ہیں میں ان سے توبہ کرتا ہوں"۔ پھر کلمہ پڑھ لے {} اگر یہ معلوم ہی نہیں کہ کفر بولا بھی ہے یا نہیں تب بھی اگر احتیاطاً توبہ کرنا چاہیں تو اس طرح کہیں: "یا اللہ پاک! اگر مجھ سے کوئی کفر ہوگیا ہو تو میں اس سے توبہ کرتا ہوں۔" یہ کہنے کے بعد کلمہ پڑھ لیں۔ (کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص ۲۲، ۲۸ کلمات کفر، ص ۹ ملخصاً)

توبہ کرنے کا فائدہ:

اللہ پاک کے رسول صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جس نے استغفار (یعنی توبہ) کو اپنے لئے ضروری قرار دیا (یعنی استغفار کرتا رہا) تو اللہ پاک اسے ہر غم اور تکلیف سے نجات دے گا اور اسے ایسی جگہ سے رزق دے گا جہاں سے اسے گمان (یعنی خیال) بھی نہ ہو گا۔ (ابن ماجہ، کتاب الادب، ۴/ ۲۵۷، الحدیث: ۳۸۱۹)

توبہ سے دور کرنے والی کچھ چیزیں:

(1) گناہوں کے عذاب کی طرف توجّہ (attention) نہ دینا (2) گناہوں سے مزہ اُٹھانے کا شوق (3) لمبی زندگی کی اُمید (hope) ہونا (4) رحمت الٰہی کی طرف توجّہ (attention) نہ کرنا (5) لوگوں کے حقوق ادا کرنے اور اُن سے مُعافی مانگنے میں شرم (shame) محسوس کرنا۔ وغیرہ

توبہ کی طرف لے جانے والی کچھ باتیں:

{} توبہ نہ کرنے کے نقصانات پر غور کریں {} جن کا اچانک (حادثے یعنی accidents میں) انتقال ہو جاتا ہے، اُن کی موت کو یاد کریں اور سوچیں کہ اگر ہم توبہ سے پہلے ہی مر گئے تو ہمارا کیا ہو گا؟ {} اپنے آپ کو اللہ پاک کے عذاب سے ڈرائیں {} توبہ کرنے والے کو ملنے والے انعامات کو یاد کریں {} بزرگانِ دین کے توبہ کے واقعات پڑھیں۔ وغیرہ

توبہ کرنے کے بعد دوبارہ گناہ سے بچے رہنے کے کچھ طریقے:

www.farzuloom.net

{}روزانہ سونے سے پہلے صلاۃ التوبہ (دو(2)رکعت نمازِ توبہ) ادا کریں{}گناہ سے توبہ کرنے کے فوراًبعد کوئی نیکی کر لیں{}توبہ کرنے والوں کے ساتھ اپنا وقت گزاریں{} توبہ و استغفار کرتے رہیں{} اللہ پاک سے دعا کرتے رہیں۔وغیرہ

نوٹ: توبہ کی تفصیل جاننے کے لئے"**توبہ کی روایات وحکایات**"کو پڑھ لیجئے۔[18]

---

41 "کینہ اور مسلمانوں کی محبّت"

اللہ پاک قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے:

(ترجمہ Translation:)"اور ہم نے ان کے سینوں سے بُغض وکینہ (یعنی نفرت) کھینچ لیا، ان کے (لیے جو جنّت ہے، اُس میں) نیچے نہریں بہیں گی اور وہ کہیں گے: تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمیں اس کی ہدایت دی اور ہم ہدایت نہ پاتے اگر اللہ ہمیں ہدایت نہ دیتا"۔(ترجمہ کنزالعرفان)(پ۸،الاعراف:۴۳)

عُلَما فرماتے ہیں: جنّتیوں کے دلوں سے اللہ پاک نے کینے (یعنی دوسرے مسلمان کی نفرت) کو نکال دیا اور وہ سب پاکیزہ دل والے ہوں گے۔نہ تو دنیوی باتوں کا کینہ ان کے دلوں میں ہوگا اور نہ ہی جنّت میں ایک دوسرے کے بلند مقام اور بڑے بڑے مکانوں پر حسد کریں اور سب پیار و محبّت سے رہیں گے بلکہ جنّت میں جانے سے پہلے ہی سب کے دلوں کو کینہ سے پاک کر دیا جائے گا۔اِس سے معلوم ہوا کہ پاکیزہ دل ہونا جنّتیوں والی بات ہے اور اللہ پاک کے فضل سے اُمید(hope) ہے کہ جو یہاں اپنے دل کو بُغض و کینہ (یعنی مسلمانوں کی نفرت) اور حسد سے پاک رکھے گا اللہ پاک قیامت کے دن اُسے پاکیزہ دل والوں یعنی جنّتیوں میں شامل فرمائے گا۔(صراط الجنان،۳/۳۱۹ملخصًا)

---

(18) **جوابدیجئے:**

س۱) توبہ کے لیے کیا کیا کرنا ضروری ہے؟ اور کس گناہ کی توبہ کس طرح کرے؟

س۲) توبہ کی طرف لے جانے والی باتیں بتائیں۔

www.farzuloom.net

فرامینِ آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:

(1)بغض وکینہ سے بچو! کیونکہ بغض وکینہ دین کوتباہ کر دیتا ہے۔(کنز العمال، کتاب الاخلاق، جزء۳، ۲/ ۲۸، حدیث:۵۴۸۶)

(2)بے شک چغلی اور کینہ جہنّم میں ہیں۔ یہ کسی مسلمان کے دل میں جمع نہیں ہوسکتے۔(مسند احمد، مسند الشامیین، ۶/ ۲۹۱، حدیث:۱۸۰۲۰)

کینہ کسے کہتے ہیں؟:

کینہ یہ ہے کہ انسان اپنے دل میں کسی کو بوجھ جانے، اس سے غیر شرعی دشمنی اور غصّہ رکھے، نفرت کرے اور یہ کیفیت(condition)ہمیشہ ہمیشہ باقی رہے۔(احیاء العلوم، کتاب ذم الغضب والحقد والحسد، ۳/ ۲۲۳)

کینے کی کچھ مثالیں:

{}کسی کا دل میں خیال آتے ہی دل میں بوجھ محسوس کرنا اور نفرت پیدا ہو جانا{}وہ اگر نظر آجائے تو نفرت کی وجہ سے بغیر کسی شرعی وجہ کے ملنے سے بچنا{}زبان، ہاتھ یا کسی بھی طرح اُسے نقصان پہنچانے کا موقع(opportunity)ملے تو پیچھے نہ ہٹنا{}ملاقات ہونے پر بد اَخلاقی (یعنی برے طریقے)سے ملنا{}اُس کی خوشیاں دیکھ کر تکلیف ہونا{}جہاں موقع ملے اُس کی عزّت خراب کرنا۔وغیرہ

نوٹ: یہ سب مثالیں اُسی صورت میں کینہ ہونگی کہ جب اِس نفرت کی کوئی شرعی وجہ نہ ہو، اگر شرعی وجہ ہو تو یہ کینہ اور گناہ نہیں، مثلاً: کسی کے دینی نظریات غلط ہیں اور وہ بد مذہب ہے تو اس سے کینہ رکھنا واجب ہے۔(ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص۲۷۴ ماخوذاً)

کینہ جہنّم میں لے جانے والا کام ہے:

مسلمان سے بلاوجہ شرعی کینہ و بُغض رکھنا حرام (اور گناہ) ہے۔(فتاویٰ رضویہ، ۶/ ۵۲۶) اگر کسی نے ظلم کیا اور اس وجہ سے کینہ ہے تو یہ حرام نہیں ہے۔(الحدیقۃ الندیہ، ۳/ ۸۶، ملتقطا) البتہ مسلمان کو معاف کر کے دل صاف کرنا چاہیے۔

کینہ کس چیز سے پیدا ہوتا ہے؟:

(۱)غصّہ کینہ پیدا کرتا ہے نیز (۲)بدگمانی اور(۳)ہنسی مذاق کی وجہ سے بھی کینہ پیدا ہوتا ہے،

امیر المومنین حضرت عمر بن عبد العزیز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ پاک سے ڈرو اور مذاق سے بچو کیونکہ اس سے کینہ پیدا ہوتا ہے۔(احیاء العلوم، کتاب آفات اللسان، ۳/۱۵۹)(۵) کینے کی آگ بھڑکنے کی سب سے بڑی وجہ جھگڑا کرنا ہے۔ وغیرہ (احیاء العلوم، کتاب آداب الالفۃ والاخوۃ، ۲/۲۲۴، ملخصاً)

کینے کی ایک نشانی(sign):

دل میں بزرگوں کے لئے بغض و کینہ رکھنے کی وجہ سے ان کے سامنے عاجزی کا اظہار نہ کرنا۔

(احیاء العلوم، کتاب ذم الکبر والعجب، ۳/۴۳۳، ملخصاً)

کینہ سے بچنے کے کچھ طریقے:

{} اللہ پاک سے دُعا کیجئے کہ وہ بغض و کینہ سے دل کو پاک فرمادے {} غصّہ پینے کے فضائل پڑھیں اور اپنے غصّے پر قابو پانے کی کوشش کیجئے {} کسی کے بارے میں بدگمانی کو دل میں جگہ مت دیجئے بلکہ جہاں تک ہوسکے ہر کسی سے اچھّا گمان رکھئے {} شراب اور جوئے سے بالکل دور رہئے کہ اس سے آپس میں نفرتیں اور بغض پیدا ہوتا ہے {} کسی کے پاس زیادہ نعمتیں دیکھیں تو اللہ پاک کی تقسیم (distribution) پر راضی رہئے {} شریعت اجازت دے تو تحفہ پیش کیجئے کہ اس سے محبّت بڑھتی ہے {} آپس میں ہاتھ ملانے سے کینہ ختم ہوتا ہے فرمانِ آخری نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: ایک دوسرے کے ساتھ مصافحہ کرو (یعنی ہاتھ ملاؤ)، اس سے کینہ جاتا رہتا ہے۔(مشکوۃ المصابیح، الحدیث ۴۶۹۳، ج۲، ص ۱۷۱) {} اپنے دل میں مسلمانوں کی محبّت پیدا کیجئے۔

مسلمانوں سے محبّت پیدا کرنے کا ایک طریقہ:

فرمانِ مُصطفٰی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: تم جنّت میں ہرگز داخل نہیں ہوسکتے جب تک ایمان نہ لے آؤ اور تم (کامل) مؤمن نہیں ہوسکتے جب تک آپس میں محبت نہ کرنے لگو، کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں کہ جب تم اسے کرو تو آپس میں محبت کرنے لگو؟ "پھر فرمایا: آپس میں سلام کو عام کرو۔(مسلم، کتاب الایمان، ص ۴۷، حدیث: ۵۴)

محبّت اللہ پاک کے لیے:

www.farzuloom.net

اللہ پاک کے لیے کسی سے محبّت کرنا بہترین نیکی ہے اور ایسی محبّت سے اللہ پاک کی محبت پیدا ہوتی ہے۔(مرآۃ المناجیح، ۶/۵۸۸ ملخصاً)البتہ دینی دوستی یا اللہ پاک کی رضا اور خوشی کے لیے کی جانے والی محبت، اسی وقت صحیح ہو سکتی ہے جب کہ شریعت کے حکم کے مطابق ہو {} غیر محرم (کہ جس سے کبھی بھی نکاح ہو سکتا ہو) سے محبّت نہیں کی جاسکتی بلکہ اُس سے شرعاً پردہ ہے {} ہر ایسے شخص کی دوستی کہ جو گناہ کی طرف لے جائے (مثلاً ہم نماز کی دعوت دیتے ہیں اور اُسے فلمیں دیکھنے کی عادت ہے، تو یہ نہ ہو کہ وہ نماز کی طرف آنے کی جگہ ہمیں فلمیں دیکھنے میں لگا دے لھذا)، ایسوں سے دوستی نہ کی جائے {} اسی طرح کسی سے دوستی میں بُرے بُرے خیالات پیدا ہوتے ہیں تو اُس سے دور رہے۔ وغیرہ

نوٹ: کینہ کے بارے میں مزید جاننے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی یہ کتابیں "بغض و کینہ" اور "احیاء العلوم جلد 3 صفحہ 552 تا 570" کو پڑھ لیجئے۔ (19)

----

42 امانت میں خیانت

اللہ پاک قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے:

(1)(ترجمہ Translation:) "بیشک ہم نے آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں پر امانت پیش فرمائی تو انہوں نے اس کے اٹھانے سے انکار کیا اور اس سے ڈر گئے اور انسان نے اس امانت کو اٹھا لیا بیشک وہ زیادتی کرنے والا، بڑا نادان ہے" ۔(پ ۲۲، سورۃ آل احزاب، آیت ۷۲)(ترجمہ کنزالعرفان) حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا کہتے ہیں کہ (اس آیت کا ایک مطلب یہ بھی ہے کہ) امانت سے مراد لوگوں کی امانتوں اور وعدوں کو پورا کرنا ہے، تو یہ

---

(19) **جواب دیجئے:**

س ۱) کینہ کسے کہتے ہیں؟

س ۲) کینے سے بچنے کا طریقہ کیا ہے؟

ہر مسلمان پر فرض ہے کہ وہ کسی مسلمان کے ساتھ خیانت نہ کرے اور خیانت نہ کسی چھوٹی امانت میں ہو نہ بڑی میں (مُلتقطاً)۔(صراط الجنان جلد ۸، ص ۱۰۲ ملخصاً)

(2)(ترجمہ Translation:)"جو خیانت کرے تو وہ قیامت کے دن اس چیز کو لے کر آئے گا جس میں اس نے خیانت کی ہوگی۔"(پ ۴، سورۃ آل عمران، آیت ۱۶۱)(ترجمہ کنزالعرفان) علماء فرماتے ہیں: اس آیت میں خیانت کی بُرائی بھی بیان فرمائی کہ جو کوئی خیانت کرے گا وہ کل قیامت میں اس خیانت والی چیز کے ساتھ آئے گا۔(صراط الجنان ۲/۸۳ ملخصاً)

فرامینِ آخری نبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(1) امانت اور صِلہ رِحمی (رشتہ داروں سے اچھے سلوک) کو بھیجا جائے گا تو وہ پل صراط کے سیدھی (right) اور اُلٹی (left) طرف کھڑے ہو جائیں گے۔(مُسلِم ص ۱۲۷ حدیث ۳۲۹) علماء فرماتے ہیں: شفاعت (یعنی سفارش) اور شکایت کے لیے، کہ ان کی شفاعت پر نجات ہوگی (یعنی لوگ چھوٹ جائیں گے اور) ان کی شکایت پر لوگوں کی پکڑ ہوگی۔ اس فرمان سے معلوم ہوا کہ انسان، امانت داری اور رشتے داروں کے حقوق (rights) ضرور پورے کرے کہ ان دونوں میں غفلت، سستی اور کوتاہی کرنے پر سخت پکڑ ہے اور ان کی شفاعت پر دوزخ سے نجات (یعنی آزادی) ہے۔(مراٰۃ المناجیح ج ۷ ص ۲۴۴ ملخصاً)

(2) مومن ہر عادت اپنا سکتا ہے مگر جھوٹا اور خیانت کرنے والا نہیں ہو سکتا۔

(مسند امام احمد، مسند الانصار، ۸/۲۷۶، الحدیث: ۲۲۲۳۲)

امانت کسے کہتے ہیں؟:

کوئی چیز کسی کو حفاظت کے لئے دینا (for taking care) یا کسی کی کوئی چیز کسی بھی طرح کسی کے پاس آجائے یہ امانت کہلاتی ہے۔(ماخوذاً التعریفات) **نوٹ:** مال کے علاوہ باتوں میں بھی امانت ہوتی ہے۔(غیبت کی تباہ کاریاں ص ۴۲۸ ماخوذاً)

خیانت کسے کہتے ہیں؟:

"بلا اجازتِ شرعی کسی کی امانت استعمال کرنا یا اُسے نقصان پہنچانا خیانت کہلاتا ہے۔"(عمدۃ القاری، کتاب

www.farzuloom.net

الایمان،۱/۳۲۸،تحت الحدیث:۳۳ملخصاً)

حضرت عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا فرماتی ہیں کہ اللہ پاک کے پیارے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا کہ خیانت کرنے والے کی اور خیانت کرنے والی کی گواہی جائز نہیں (ترمذی،ج۴،ص۱۲۰،بیروت) خیانت ضد (opposite) ہے امانت کی، کسی کا مال ناحق دبالینا خیانت ہے اور خیانت کی بہت صورتیں ہیں۔گناہ کبیرہ کرنا یا گناہ صغیرہ (یعنی چھوٹے گناہ) پر اڑ جانا یا گناہ صغیرہ کرتے رہنا فسق (یعنی اللہ پاک کی نافرمانی) ہے اور ہر فسق خیانت ہے کہ اس نے اللہ پاک کا حق (right) اور شریعت و دین کا حق پورا نہ کیا، اس لیے ہر فاسق خیانت کرنے والا ہے۔(مراۃ ج۵،ص۷۷۶ملتقطاً،ملخصاً)

امانت کی ایک مثال:

فرمانِ آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: جب کوئی آدمی بات کرکے اِدھر اُدھر دیکھے تو وہ بات امانت ہے۔(سُنَنِ ترمذی ج۳ص۳۸۶حدیث۱۹۶۶) یعنی اگر کوئی شخص تم سے اکیلے میں (alone) کوئی بات کہے اور بات کے دوران یا بات کے درمیان میں اِدھر اُدھر دیکھے کہ کوئی سن نہ لے تو وہ اگرچہ منہ سے نہ کہے کہ یہ کسی سے نہ کہنا مگر اس کی یہ حرکت بتاتی ہے کہ وہ راز کی بات ہے لہٰذا اسے امانت سمجھو،اُس کا راز ظاہر نہ کرو، کسی سے یہ بات نہ کہو۔(مراٰۃ المناجیح ج۶ص۶۲۹)

خیانت کی کچھ مثالیں:

{} کسی نے آپ سے اپنے راز کی بات کہہ دی اور آپ نے کسی اور سے کہہ دی تو یہ امانت میں خیانت ہے {} کسی نے آپ کو مزدور رکھ کر کوئی کام کرنے کو دیا مگر آپ نے جان بوجھ کر اس کام کو بگاڑ دیا تو یہ خیانت ہے {} یا کام کم کیا تو یہ خیانت ہے {} میاں بیوی ایک دوسرے کے امین ہیں، اگر ان دونوں میں سے کسی دوسرے کی ایسی بات لوگوں سے کہہ دی کہ جو چھپائی جاتی ہے تو یہ خیانت ہے {} مزدور، کاریگر، ملازم وغیرہ جو کام ان لوگوں کو دیا گیا ہے وہ ان کاموں کے امین ہیں، اگر یہ لوگ اپنے کام اور ڈیوٹی پوری کرنے میں کمی کرتے ہیں تو یہ خیانت ہے۔(جہنم کے خطرات، ص۶۷ملخصاً) {} کسی نے کوئی چیز، کچھ دیر کے لیے سنبھالنے کے لیے دی تو یہ امانت ہے، اگر

اس میں سے بغیر اجازت کچھ لے لیا یا استعمال کر لیا تو یہ خیانت ہے {} کسی پڑوسی دکان دار کا کوئی سامان، آپ کی دکان پر آگیا اور آپ نے وہ مال بیچ دیا تو آپ نے خیانت کی۔

خیانت جہنّم میں لے جانے والا کام ہے:

امانت میں خیانت کرنا گناہ، حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔ (باطنی بیماریوں کی معلومات ص ۱۷۶ ملخصاً)

خیانت کے کچھ نقصانات:

{} مال میں خیانت کرنے والے پر لوگ اعتماد (trust) کرنا چھوڑ دیتے ہیں {} باتوں میں خیانت کرنے والے سے اپنے راز چھپاتے ہیں {} کام میں خیانت کرنے والے کو نوکری سے نکال دیا جاتا ہے {} لوگوں کے حقوق میں خیانت کرنے والا کبھی ترقی نہیں کر پاتا {} اللہ پاک کے حقوق میں خیانت کرنے والے کی آخرت کے ساتھ ساتھ دنیا بھی خراب ہوتی ہے۔

خیانت کی طرف لے جانے والی کچھ چیزیں:

(۱) بُری نیّت (۲) دھوکا بازی (۳) اللہ پاک پر بھروسے (trust) کی کمی (۴) اپنی ہر خواہش (desire) کو پورا کرنے کا ذہن (۵) ذاتی فائدے کے لیے دوسروں کے نقصان ہونے کو نا دیکھنا (۶) بُرے دوستوں کے ساتھ رہنا وغیرہ

خیانت سے بچنے کے کچھ طریقے:

{} مسلمانوں کی خیر خواہی (یعنی بھلائی) کا جذبہ پیدا کیجیے {} آخرت کی فکر کریں کہ کل قیامت کے دن ایک ایک چیز کا حساب ہو گا {} ایسے نیک لوگوں کے ساتھ رہنا کہ جن کے ساتھ رہنے سے اللہ پاک کا خوف دل میں پیدا ہو {} بزرگانِ دین کے ایسے واقعات پڑھیں کہ ذہن بنے "**اللہ پاک دیکھ رہا ہے**" {} اللہ پاک پر بھروسہ (trust) کیجیے۔ وغیرہ

نوٹ: خیانت کی تفصیل جاننے کے لئے "**احیاء العلوم جلد ۲**" کو پڑھ لیجئے۔[20]

‐‐‐

---

(20) جواب دیجئے:

س۱) خیانت کسے کہتے ہیں؟

س۲) خیانت سے بچنے کا طریقہ کیا ہے؟

www.farzuloom.net